MON.Ist. July.2024
VOLUME:19 NO: 167
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ نانڈیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
نانڈیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز پیر یکم/جولائی 2024
جلد:19 شمار 167
24/ذی الحجہ 1445ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

انڈیا اتحاد کا آج پارلیمنٹ احاطہ میں احتجاج

اپوزیشن کو نشانہ بنانے مرکزی ایجنسیوں کے غلط استعمال کا حکومت پر الزام

نئی دہلی: عام آدمی پارٹی کے راجیہ سبھا رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے اعلان کیا ہے کہ بی جے پی اور وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے اپوزیشن رہنماؤں کو نشانہ بنانے کے لئے سی بی آئی اور ای ڈی کے مبینہ غلط استعمال کے خلاف پیر کی صبح 10.30 بجے پارلیمنٹ کے احاطہ میں انڈیا اتحاد کی جانب سے احتجاج کیا جائے گا۔ سنجے سنگھ نے کہا کہ بی جے پی کی زیر قیادت مرکزی حکومت اور اس کی اہم تحقیقاتی ایجنسیاں اقتدار کا غلط استعمال کر رہی ہیں۔ مودی اپوزیشن پارٹیوں کو نشانہ بنا رہے ہیں اور فرضی مقدمات درج کر رہے ہیں۔ سی بی آئی اور ای ڈی نے ہر اپوزیشن لیڈر کے خلاف جھوٹے معاملے درج کئے ہیں اور جانچ کی ہے۔ کانگریس کے سینئر رہنماؤں سونیا گاندھی اور راہول گاندھی سے لے کر ممتا بنرجی کے علاوہ ڈی ایم کے رہنماؤں تک ہر اپوزیشن لیڈر کے خلاف تحقیقات کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال اور جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کو گرفتار کیا گیا ہے۔ سنجے سنگھ نے الزام لگایا کہ ای ڈی اور سی بی آئی حکومت کے خلاف جو بھی

بولتا ہے اور بی جے پی میں شامل نہیں ہوتا اس کے خلاف کارروائی کرے گا۔ انہوں نے بتایا کہ اس معاملے پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے منعقدہ ایک میٹنگ کے دوران کانگریس صدر ملکارجن کھرگے سمیت انڈیا بلاک کے قائدین نے اس کے خلاف احتجاج کا فیصلہ کیا ہے۔ سنگھ نے مزید کہا کہ سی بی آئی اور ای ڈی بھی سپریم کورٹ کو گمراہ کر رہے ہیں۔ عدالت نے اپنے حکم میں کہا کہ ای ڈی کے پاس اروند کیجریوال کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے اور ایجنسی بدنیتی پر مبنی ارادے سے کام کر رہی ہے۔ ای ڈی کے پاس اروند کیجریوال کے خلاف کوئی منی ٹریل نہیں ہے، کوئی ثبوت نہیں ہے، پیسے کی بازیابی نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے اروند کیجریوال بے قصور ہیں۔ تحت کی عدالت کے فیصلہ کے بعد ای ڈی حکم کی کاپی لیے بغیر غیر آئینی اور غیر قانونی طریقے سے ہائی کورٹ پہنچی اور ان کی ضمانت پر روک لگا دی۔ دہلی کانگریس صدر کی جانب سے عام آدمی پارٹی پر تنقید کے بارے میں پوچھے جانے پر سنجے سنگھ نے کہا کہ اگر کوئی ریاستی صدر ان کی اعلیٰ قیادت کے فیصلے کے خلاف جا رہا ہے تو ان کے پاس کہنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ سنجے سنگھ نے کہا کہ سی بی آئی اور ای ڈی بھی سپریم کورٹ کو گمراہ کر رہے ہیں۔ عدالت (راؤس ایونیو کورٹ) نے اپنے حکم میں کہا کہ ای ڈی کے پاس اروند کیجریوال کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے۔

پونے کی آبشار میں مسلم خاندان کے 5 افراد بہہ گئے

ممبئی: مہاراشٹرا کے پونے کے لونا والا علاقہ میں بھوشی ڈیم کے بیک واٹر کے پاس واقع آبشار میں مسلم خاندان کے 5 افراد بہہ گئے، جن میں ایک خاتون اور دو لڑکیاں اور ایک لڑکا شامل ہیں۔ اس واقعہ میں 40 سالہ خاتون، ایک 13 سالہ لڑکی کی موت ہو گئی ان کی نعشوں کو برآمد کر لیا گیا یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب یہ خاندان بارش سے لطف اندوز ہو رہا تھا کہ بھوشی ڈیم میں پانی کا بہاؤ تیز ہو گیا اور وہ بہہ گئے۔ بتایا جا رہا ہے کہ 4 تا 9 سال کی عمر کے تین بچے لاپتہ ہیں جن کی تلاش جاری ہے۔ یہ واقعہ اتوار کی دوپہر 1.30 بجے پیش آیا، جس کے بعد امدادی کارکن موقع پر پہنچ گئے۔ پونے دیہی پولیس سپرنٹنڈنٹ پنکج دیشمکھ نے کہا کہ اس واقعہ میں دو 6 سالہ لڑکیاں اور ایک 4 سالہ لڑکا لاپتہ ہیں۔ یہ خاندان پونے کے سید نگر سے تعلق رکھتا ہے اور اس خاندان کے شخص کی شناخت انصاری کی حیثیت سے ہوئی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ انصاری کے گھر والے تفریح کیلئے آئے تھے۔

ہمیں بہار کے لیے خصوصی درجہ اور خصوصی پیکج دونوں کی ضرورت ہے: منوج جھا

نئی دہلی: دہلی میں نتیش کمار کی قیادت میں جے ڈی یو کی ایگزیکٹو میٹنگ میں مرکزی حکومت سے بہار کو خصوصی ریاست کا درجہ یا خصوصی پیکیج دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس پر آر جے ڈی کے رکن پارلیمنٹ منوج جھا نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم 'یا' پر سمجھوتہ نہیں کر سکتے، ہمیں دونوں کی سخت ضرورت ہے۔ آر جے ڈی کے قومی ترجمان منوج جھا نے کہا ہے کہ بہار کے لیے خصوصی ریاست کا درجہ اور خصوصی پیکیج دونوں ضروری ہیں۔ ایک ریاست کی طویل مدتی ترقی کے لیے اور دوسرا سرمایہ کاری کے لیے۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ ہم ان میں سے ایک پر سمجھوتہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مالیاتی کمیشن کے پیرامیٹر میں بدلاؤ ہونا چاہئے۔ انہوں نے نتیش کمار حکومت سے کہا کہ حکومت پر دباؤ ڈالیں، یہ آپ کی حکومت ہے۔

جرمنی میں اسلام مخالف جرائم کی تعداد دگنی ہو گئی

برلن: جرمنی میں مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک اور اسلاموفوبیا کے واقعات میں واضح اضافہ دیکھا گیا ہے جب کہ ردعمل میں یہودی مخالفت میں بھی اکا دکا واقعات ہوئے ہیں۔ میڈیا کے مطابق ایک غیر سرکاری تنظیم کی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ جرمنی میں 2022 میں ایک ہزار کے قریب اسلاموفوبیا واقعات رپورٹ ہوئے تھے لیکن 2023 میں یہ تعداد 2 ہزار سے زائد یعنی دگنی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جرمنی میں مسلم مخالف جرائم آج سے قبل اتنے قابل قبول کبھی نہیں تھے اور اس رویے میں تبدیلی غزہ میں جاری اسرائیل حماس جنگ کے بعد ہوئی۔ رپورٹ کے مطابق اسلاموفوبیا جرائم میں 4 اقدام قتل، املاک کو آگ لگانے کے 5 اور 178 واقعات میں مسلمانوں کو جسمانی تشدد کا نشانہ بھی بنایا گیا۔ مسلم کمیونٹی کو سب سے زیادہ عام جرائم، زبانی حملوں توہین آمیز الفاظ کی صورت میں سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس کے بعد امتیازی سلوک، دھمکیوں اور زبردستی کرنے کے واقعات ہیں۔ جرمنی میں ہی شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 2023 میں یہود مخالف جرائم بھی رونما ہوئے ہیں جو اسلاموفوبیا کے ردعمل میں تھے۔

جنرل پانڈے سبکدوش، جنرل دویدی کے ہاتھوں میں فوج کی کمان

نئی دہلی: جنرل اوپیندر دویدی نے اتوار کو 30 ویں آرمی چیف کے طور پر عہدہ کا چارج سنبھال لیا۔ انہیں جنرل منوج پانڈے کا جانشیں مقرر کیا گیا ہے جو چار دہائیوں سے زیادہ کی خدمات کے بعد سبکدوش ہوئے ہیں۔ جنرل منوج پانڈے نے ساؤتھ بلاک میں واقع وزارت دفاع کے دفتر میں فوج کی کمان جنرل دویدی کو سونپی۔ جنرل پانڈے کی میعاد گزشتہ ماہ ختم ہونے والی تھی لیکن لوک سبھا انتخابات کے پیش نظر ان کی مدت میں ایک ماہ کی توسیع کی گئی تھی۔ 40 سال سے فوج میں خدمات انجام دینے والے جنرل دویدی اعلیٰ ترین ہنرمند فوجی کمانڈر ہیں۔ وہ سینک اسکول، ریوا (مدھیہ پردیش) کے تربیت یافتہ ہیں اور 1984 میں جموں و کشمیر رائفلز

رجمنٹ میں شامل کیا گیا تھا۔ انہیں ناردرن، ایسٹرن اور ویسٹرن تھیٹر کمانڈز میں خدمات انجام دینے کا منفرد اعزاز حاصل ہے۔ جنرل دویدی نے ایسے وقت میں فوج کی کمان سنبھالی ہے جب عالمی جیو اسٹریٹجک ماحول مسلسل تبدیل ہو رہا ہے، ٹکنیکی ترقی اور جدید جنگ کے بدلتے کردار کی وجہ سے سکیورٹی کے شعبہ میں نت نئی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ نئے آرمی چیف کو سکیورٹی کے شعبے میں جدید اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی کی گہری سمجھ ہے اور آپریشنل کارکردگی کو بڑھانے کیلئے جدید ٹیکنالوجی کو عسکری نظام میں بروئے کار لانے اور ان کو ضم کرنے کے لیے ان کا خصوصی نقطہ نظر ہے۔ یہ نقطہ نظر ہندوستانی فوج کی خود انحصاری کے ذریعہ جدت اور صلاحیت کی ترقی کے تقاضوں کو پورا کرنے کی سمت میں بڑھنے کے عین موافق ہے۔ ریٹائرمنٹ سے قبل جنرل پانڈے نے نیشنل وار میموریل کا دورہ کیا اور شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ملازمت سے سبکدوش ہونے سے قبل انہیں فوجی دستے نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔

دہلی میں اسد اویسی کے گھر کے سامنے ہندوتوا تنظیموں کا ہنگامہ

نئی دہلی: کل ہند مجلس اتحاد المسلمین کے سربراہ وحیدر آباد کے رکن پارلیمنٹ بیرسٹر اسد الدین اویسی کی دہلی میں واقع رہائش گاہ کے باہر ہندوتوا تنظیموں کے کارکنوں نے آج پھر ہنگامہ کیا۔ شدت پسندوں نے اس موقع پر اویسی کا پتلہ بھی نذر آتش کیا۔ دراصل ہندوتوا تنظیموں کے کارکن لوک سبھا میں حلف لینے کے دوران اسد الدین اویسی کی جانب سے جئے فلسطین کا نعرہ لگانے سے ناراض تھے۔ وی ایچ پی اور بجرنگ دل سے وابستہ کارکنوں نے آج دہلی میں 34 اشوکا روڈ پر واقع اسد الدین اویسی کی رہائش گاہ کے سامنے مظاہرہ کر کے ہنگامہ کیا۔ اس موقع پر متنازعہ نعرے بھی لگائے گئے۔ واضح رہے کہ دہلی میں واقع اسد الدین اویسی کی رہائش گاہ پر شدت پسندوں کی جانب سے متعدد مرتبہ حملے کئے گئے۔ گذشتہ 28 جون کو اشرار نے اسد الدین اویسی کی رہائش گاہ کی گیٹ پر لگی تختی پر سیاہی ڈال دی اور توڑ پھوڑ کی تھی جس کے بعد اسد الدین اویسی نے سخت ردعمل کا اظہار کیا تھا۔

حزب اللہ کو نشانہ بنایا تو اسرائیل کو مٹا دیں گے: ایران

تہران: ایران نے خبردار کیا ہیکہ اگر صیہونی ریاست نے لبنان میں حزب اللہ کو نشانہ بنایا تو اسرائیل کو مٹا کر رکھ دیں گے۔ میڈیا کے مطابق نیویارک میں ایران کے مشن کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ ایران اور حزب اللہ اسرائیل کے ساتھ بھرپور جنگ اور تمام محاذوں پر جنگ لڑنے کیلئے تیار ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اگر اسرائیل نے حزب اللہ پر فوجی جارحیت کی تو ایک تباہ کن اور مٹا دینے والی جنگ شروع ہو جائے گی۔ یاد رہے کہ اسرائیل نے دھمکی دی تھی کہ غزہ میں حماس کے ساتھ جنگ کے بعد وہ حزب اللہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے لبنان میں ان کو نشانہ بنائے گا۔ حماس کے 7 اکتوبر 2023 کو صیہونی ریاست کی سرزمین پر حملے اور ہزار سے زائد فوجیوں کی ہلاکت کا ذمہ دار حزب اللہ کو ٹھہراتے ہوئے اسرائیلی وزیر اعظم نے انتقام لینے کی دھمکی دی تھی۔ اس دھمکی کے بعد سے اسرائیل نے لبنان میں حماس اور حزب اللہ کے کمانڈرز کو ڈرون حملوں کو نشانہ بنایا ہے۔

انگریزوں کے دور کے 3 قوانین تبدیل کر دیئے گئے: امیت شاہ

پنچکولا (ہریانہ): مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے ہفتہ کے روز کہا کہ انگریزوں کے دور کے تین قوانین جو ہندوستانی عدالتی نظام پر راج کر رہے تھے' فوری انصاف رسانی کے تصور کے ساتھ انہیں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ امیت شاہ ہریانہ میں ایک سنٹر آف ایکسلینس کی تعمیر کے لیے ریاستی حکومت اور نیشنل فارنسک سائنس یونیورسٹی (این ایف ایس یو) کے درمیان یادداشت مفاہمت پر دستخط کے بعد خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ این ایف ایس یو کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے کام کیا گیا ہے تا کہ آج ہریانہ میں فوجداری نظام انصاف کو سائنسی بنیاد دی جا سکے۔ امیت شاہ نے کہا کہ انگریزوں کے دور کے تین قوانین ہندوستانی عدالتی نظام پر راج کر رہے تھے۔ فوری اور سب کے لیے انصاف رسانی کے تصور کے ساتھ انہیں تبدیل کیا گیا ہے۔ ان تبدیلیوں کے ایک حصہ کے طور پر ایسے جرائم کیلئے جن کی پاداش میں 7 سال یا اس سے زیادہ کی سزا ہو سکتی ہے' فارنسک ٹیم کے دورہ کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔

فرضی داخلہ کیس: وزیر تعلیم کا نام ایف آئی آر میں کیوں نہیں

چندی گڑھ: کانگریس کی جنرل سکریٹری اور سرسہ کی رکن پارلیمنٹ کماری سیلجا نے اتوار کو کہا کہ مرکزی حکومت سرکاری اسکولوں میں چار لاکھ بچوں کے فرضی داخلہ دکھا کر مڈ ڈے میل، اسکالرشپ، یونیفارم اور دیگر فنڈز میں غبن کے معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ ہریانہ کے وزیر تعلیم کا نام سی بی آئی میں کیوں نہیں ہے؟ یہاں جاری ایک بیان میں کانگریس لیڈر نے کہا کہ ہریانہ کے سرکاری اسکولوں میں 2014 سے 2016 کے درمیان چار لاکھ فرضی داخلے ہوئے۔ ویجیلنس کی تحقیقات میں 12924 اسکولوں میں اس طرح کی بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا اور سات ایف آئی آر درج کی گئیں۔ سال 2019 میں ہائی کورٹ نے سی بی آئی کو تین ماہ کے اندر تحقیقات کرنے اور رپورٹ پیش کرنے کا حکم دیا تھا، لیکن اس میں بھی سی بی آئی کو چار سال لگ گئے۔ سی بی آئی نے اب اس معاملے میں تین ایف آئی آر درج کی ہیں، جس میں مڈ ڈے میل، اسکالرشپ، یونیفارم اور دیگر فنڈز کے غبن سے متعلق کاغذات داخل کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جون 2015 میں محکمہ تعلیم نے 719 گیسٹ ٹیچرز کو ہٹانے کا نوٹس جاری کیا تھا تو گیسٹ ٹیچرز نے عدالت میں پٹیشن دائر کی تھی جس پر حکومت نے اپنا موقف پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ اسکولوں میں طلباء کی تعداد کم ہوئی ہے۔

علی گڑھ لنچنگ کیس، مہلوک اور دیگر کے خلاف ڈکیتی کا کیس درج

علی گڑھ (یوپی): 30/جون، (ایجنسیز) چوری کے شبہ میں ہجوم کے حملہ میں ہلاک ایک شخص اور دیگر 8 افراد کے خلاف ڈکیتی کا معاملہ لنچنگ کیس کے ایک ملزم کی ماں کی شکایت پر درج ہوا ہے۔ عہدیداروں نے اتوار کے دن یہ بات بتائی۔ 35 سالہ محمد فرید کو علی گڑھ کے محلہ ماموں بھانجہ میں 18 جون کی رات پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا گیا تھا جس کے نتیجہ میں علاقہ میں فرقہ وارانہ کشیدگی پھیل گئی تھی۔ 7 افراد کے خلاف کیس درج ہوا تھا اور 6 کی گرفتاری عمل میں آئی تھی۔ ہفتہ کے دن لنچنگ کیس کے سلسلہ میں گرفتار 6 ملزمین میں ایک راہول کی ماں لکشمی متل نے شکایت درج کرائی جس کی بنیاد پر ڈکیتی کی ایف آئی آر درج ہوئی۔ لکشمی متل نے اپنی شکایت میں الزام عائد کیا کہ 18 جون کی رات محمد فرید عرف اورنگ زیب اس کے گھر میں گھس گیا تھا اور اس نے قیمتی سامان لوٹنے سے قبل اس پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ لکشمی متل نے دعویٰ کیا کہ اس کے ارکان خاندان نے جب فرید کا پیچھا کیا تو اس کا توازن بگڑ گیا اور وہ سیڑھیوں سے گرنے کے بعد زخمی کے تاب نہ لا کر چل بسا۔ ایک پولیس عہدیدار نے یہ بات بتائی۔ لکشمی متل نے سلمان، محمد ذاکر اور دیگر 6 افراد کا بھی نام لیا۔ سرکل آفیسر راکیش کمار سسودیا نے کہا کہ بعض حقائق حال میں سامنے آنے پر 7 نامزد اور 2 غیر نامزد ملزمین کے خلاف ڈکیتی کا کیس درج کیا گیا۔ دو ہفتے قبل فرید کے ارکان خاندان نے جو شکایت درج کرائی تھی اس میں انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ فرید کام سے گھر لوٹ رہا تھا کہ ہجوم نے اسے گھیر لیا اور بعض مقامی لوگوں نے چوری کے شبہ میں اسے زدوکوب کیا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس (سٹی) ایم شیکھر پاٹھک نے کہا تھا کہ پولیس کے پہنچنے تک فرید شدید زخمی ہو گیا تھا۔ اسے ملکھان سنگھ ہاسپٹل لے جایا گیا جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسا تھا۔

امبانی خاندان کی جانب سے غریب جوڑوں کی منگل کو اجتماعی شادیاں

انت امبانی۔ رادھیکا مرچنٹ کی شادی سے پہلے خاندان کا مثالی اقدام

ممبئی: انت امبانی اور رادھیکا مرچنٹ کی شادی 12 جولائی کو ممبئی میں مقرر ہے۔ ریلائنس انڈسٹریز کے چیئرمین مکیش امبانی کے سب سے چھوٹے فرزند آنند امبانی اور Encore Healthcare کے سی ای او ویرین مرچنٹ کی بیٹی رادھیکا مرچنٹ کی شادی 12 جولائی کو ممبئی میں ہو گی۔ اس طرح 12 جولائی کو رادھیکا مرچنٹ سے ریلائنس انڈسٹریز کے چیئرمین مکیش امبانی کے سب سے چھوٹے فرزند انت امبانی شادی کریں گے۔ یہ شادی 12 جولائی کو ممبئی کے باندرہ علاقہ میں واقع جیو ورلڈ کنونشن سنٹر میں بہت شاندار پیمانے پر ہونے جا رہی ہے۔ اس شادی میں بیرون ملک سے مشہور شخصیات شرکت کریں گی۔ لیکن امبانی خاندان نے رادھیکا مرچنٹ کی شادی سے پہلے کی تقریبات کے ایک حصے کے طور پر ایک قابل ستائش اقدام کیا ہے۔ امبانی خاندان نے معاشرے کے غریب طبقوں کے نوجوانوں کیلئے اجتماعی شادی کا اہتمام کرنے کا فیصلہ کیا۔ اجتماعی شادی کی تقریب 2 جولائی 2024 کو شام 4 بجے سوامی وویکانند ودیا مندر، واڈا، پالگر ضلع، مہاراشٹرا میں منعقد ہو گی۔

مہاراشٹر میں چوروں اور بدمعاشوں کی حکومت نے دو سال مکمل کیے: سنجے راؤت

ممبئی: مہاراشٹر کی بی جے پی کی قیادت والی ایکناتھ شندے حکومت کے دو سال مکمل ہونے پر سنجے راوت نے ایک پریس کانفرنس میں شدید حملہ کیا ہے۔ انہوں نے موجودہ حکومت کو آئین مخالف، چور اور بدمعاش قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مہاراشٹر میں چوروں اور بدمعاشوں کی حکومت نے دو سال مکمل کر لیے ہیں جسے نریندر مودی اور امت شاہ نے غیر آئینی طور پر طاقت دی۔ شیوسینا-یو بی ٹی کے لیڈر سنجے راؤت نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ میں نے آج اشتہار دیکھا جس کے ذریعے مجھے پتہ چلا کہ مہاراشٹر میں چوروں اور بدمعاشوں کی حکومت نے دو سال مکمل کر لیے ہیں۔ یہ دو سال کے فراڈ ہیں۔ ایک بے ایمان، آئین مخالف حکومت بنی، نریندر مودی اور امیت شاہ نے اس غیر آئینی حکومت کو طاقت دی۔ شیوسینا-یو بی ٹی کے لیڈر نے کہا کہ غیر جانبدار رہنے والے اسمبلی کے اسپیکر نے جانبدارانہ فیصلہ دے کر اس حکومت کو بچایا اور گورنر نے غیر آئینی اکثریت کے امتحان کا حکم دیا۔ ان سب نے اس حکومت کو بنانے میں غیر قانونی اور غیر آئینی کام کیا۔ اس طرح یہ غیر قانونی حکومت پیدا ہوئی اور قانونی طور پر برقرار رہی۔ سنجے راؤت نے کہا کہ مہاراشٹر میں اقتدار پر قابض دھوکہ باز حکومت کے پاس دو یا تین مہینے کی زندگی بچی ہے۔ عوام نے لوک سبھا انتخابات میں اس حکومت کو مسترد کر دیا اور اس اسمبلی انتخابات میں اس حکومت کو شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ شندے حکومت نے دو سالوں میں کیا کیا؟ دھوکے سے ریاست میں اقتدار پر قابض ہونے والی حکومت نے ریاست کو قرضوں کے پہاڑ کے نیچے دبا دیا۔ اس حکومت نے مہاراشٹر کی صنعتوں کو گجرات جانے دیا۔ یہ ریاست کی بدقسمتی ہے کہ وہ گزشتہ دو سالوں سے صرف ڈھول پیٹ رہے ہیں۔ ریاست کے وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے پر حملہ کرتے ہوئے سنجے راؤت نے کہا کہ دنیا ان کی مرضی کے مطابق نہیں چلتی۔ کیا چور اور لٹیرے کبھی بڑھتے ہیں؟ اگر آپ میں ہمت ہے تو آپ کو اپنی پارٹی بنا کر اپنے ہی نشان پر الیکشن لڑنا چاہیے تھا۔ لوک سبھا الیکشن میں جہاں بھی شندے کے لوگ کھڑے ہوئے، وہاں لاکھوں روپے دے کر ووٹ خریدے گئے۔

ریزرویشن کے مسئلہ پر این ڈی اے میں ٹکراؤ

نئی دہلی: ریزرویشن کو لے کر پورے ملک میں ہنگامہ مچا ہوا ہے۔ یہ ہنگامہ آر ائی اپنا دل کی لیڈر اور مرکزی وزیر مملکت انوپریہ پٹیل کے اس خط سے شروع ہوئی ہے جو انہوں نے حکومت کو لکھا ہے۔ ان کے اس خط کے بعد این ڈی اے میں شامل نشاد پارٹی کے سربراہ سنجے نشاد نے بھی اب ریزرویشن کے مسئلے پر غور کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ مرکزی وزیر انوپریہ پٹیل نے حال ہی میں حکومت کو لکھے گئے اپنے خط میں مودی حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یوپی میں یوگی حکومت پر سوال کھڑے کیے ہیں۔ انہوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ فاؤنڈ سوٹیبل بنا کر امیدواروں کی بھرتی نہیں کی جا رہی ہے اور ریزرویشن کے حوالے سے بے ضابطگیاں ہیں۔ انوپریہ پٹیل نے اپنے اس خط میں ریزرویشن کے معاملے پر حکومت کے رویے پر اپنی ناراضگی ظاہر کی ہے۔ این ڈی اے میں صرف اپنا دل ہی نہیں بلکہ نشاد پارٹی نے بھی ریزرویشن کے معاملے پر بات کرنے اور غور کرنے کی بات کہی ہے۔

شتروگھن سنہا کی ممبئی کے ہاسپٹل میں سرجری، طبیعت مستحکم

ممبئی: بالی ووڈ اداکار اور رکن پارلیمنٹ شتروگھن سنہا کو ممبئی کے کوکیلا بین ہاسپٹل میں داخل کرایا گیا ہے جہاں ان کی مائنر سرجری ہوئی ہے۔ ان کی طبعت مستحکم بتائی جا رہی ہے۔ شتروگھن سنہا حال ہی میں انتخابی مہم اور اپنی بیٹی سوناکشی سنہا کی شادی کی وجہ سے کافی مصروف رہے ہیں۔ شتروگھن نے حال ہی میں مغربی بنگال کے آسنسول حلقہ سے لوک سبھا الیکشن جیتا ہے جس کے بعد انہوں نے وہاں کے لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے بی جے پی امیدوار سریندر جیت سنگھ اہلووالیا کے خلاف 564,59 ووٹوں کے فرق سے کامیابی حاصل کی تھی۔ دریں اثنا سوناکشی اور ظہیر اقبال نے 23 جون کو ممبئی میں شادی کی۔

تلنگانہ کی کانگریس حکومت 10 طلبہ والے ہر اسکول کے لیے کرے گی ایک ٹیچر کی تقرری

حیدر آباد: 30/جون، (ایجنسیز) تلنگانہ کی کانگریس حکومت 1 سے 10 طلبہ والے ہر سرکاری اسکول میں ایک ٹیچر کی تقرری کرے گی۔ ریاستی حکومت نے سرکاری اسکولوں میں زیر تعلیم طلبہ کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹیچرس کی تقرری سے متعلق یہ فیصلہ کیا ہے۔ اس کا مقصد تمام سرکاری اسکولوں میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانا ہے۔ گزشتہ حکومت نے 2015 اور 2021 میں دو احکامات جاری کیے تھے۔ اس کے مطابق 0-19 طلبہ والے اسکول کے لیے ایک ٹیچر، 20 سے 60 طلبہ والے اسکول کے لیے دو ٹیچر اور 61 سے 90 طلبہ والے اسکول کے لیے تین ٹیچر کا تقرری کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی کے دفتر کی اطلاع کے مطابق موجودہ ریاستی حکومت نے معیاری تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے ہر اسکول میں طلبہ کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹیچرس کے عہدے مختص کیے ہیں۔ ریاستی حکومت کے فیصلے کے مطابق 1-10 طلبہ والے اسکولوں کے لیے ایک ٹیچر، 11 سے 40 طلبہ والے اسکولوں کے لیے دو ٹیچرس اور 41 سے 60 طلبہ والے اسکولوں کے لیے تین ٹیچرس مختص کیے گئے ہیں۔ ان اسکولوں میں جہاں طلباء کی تعداد 61 سے زیادہ ہے وہاں تمام منظور شدہ ٹیچرس کی اسامیوں کو پُر کرنے کے لیے ویب آپشنز دستیاب کرائے گئے ہیں۔ جن اسکولوں میں طلباء کی تعداد صفر ہے وہاں ٹیچر کی ایک بھی پوسٹ الاٹ نہیں کی گئی۔ ریاستی حکومت کے فیصلے کے مطابق جن اسکولوں میں طلباء کی تعداد بڑھے گی وہاں ٹیچرس کے عہدوں کی تعداد بھی بڑھائی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ اے ریونت ریڈی نے کہا ہے کہ پچھلی حکومت کے برعکس ان کی حکومت سنگل ٹیچر اسکولوں کو بند نہیں کرے گی۔ ہر گاؤں اور بستی میں تعلیم کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے اپنی حکومت کے عزم کو دہراتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ انہوں نے 2000 کروڑ روپے کی لاگت سے خستہ حال تمام سرکاری اسکولوں کی عمارتوں کی تعمیر نو کا کام شروع کیا ہے۔ حکومت نے سرکاری اسکولوں میں طلباء کے داخلے کو بڑھانے کے لیے بھی کوششیں شروع کر دی ہیں۔

روزنامہ ورقِ تازہ 2
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
01 July 2024

غلام کے طور پر ہندوستان لائے گئے ملک عنبر جنھوں نے نہر تعمیر کر کے 400 سال تک اورنگ آباد کو پانی فراہم کیا

نتن سلطانے

گرمیوں کے دنوں میں پانی کی کمی انڈیا اور پاکستان کے بیشتر علاقوں میں محسوس کی جاتی ہے۔ ایسے علاقے بھی ہیں جہاں کسی کو آٹھ دن تک پانی کا انتظار کرنا پڑتا ہے تو کسی کو روزانہ دو باٹلی پانی کے لیے ٹینکروں کے پیچھے بھاگنا پڑتا ہے۔ انڈیا اور پاکستان میں بہت سے لوگوں کو پانی کے لیے ٹینکر منگوانے پڑتے ہیں جن کے عوض ہر خاندان ہزاروں روپے ادا کرتا ہے۔ اسی طرح انڈین ریاست مہاراشٹر کے چھترپتی سمبھاجی نگر (سابقہ اورنگ آباد) میں پانی کا بحران پیدا ہوا ہے۔ یہ کبھی ریاست میں سب سے سرسبز و شاداب شہر کے طور پر پہچانا جاتا تھا۔ لیکن اب سمبھاجی نگر کے مکینوں کو تقریباً ہر سال پانی کے بحران کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ پانی کی سکیموں میں تعطل، بارش کی کمی اور پانی کے لیے کسی ایک ذریعہ پر انحصار ہے۔ تاریخ پر نظر دوڑائیں تو پتا چلتا ہے کہ آج سے قریب چار سو سال قبل جب اس شہر کو بسایا گیا تھا تو پانی کا بہت اچھا انتظام کیا گیا تھا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ بہت سی عظیم تہذیبوں کا آبی ذخائر سے گہرا تعلق رہا ہے۔ بہرحال سمبھاجی نگر یا اورنگ آباد کو جب بسایا گیا تو پانی کے انتظام کے لیے نہر کا جال بچھایا گیا تھا جسے 'نہر عنبری' کہتے ہیں۔ اس علاقے میں تقریباً 14 نہریں ہیں۔ ان میں نہر عنبری کے ساتھ مشہور واٹر مل نہر بھی شامل ہے۔ نہر عنبری ایک لمبی اور بہت اہم تاریخی نہر ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ قدرتی نہر نہیں لیکن شہر کا خاکہ بناتے وقت قدرتی اور جغرافیائی حالات کو استعمال کرتے ہوئے پانی کا ایک ایسا نظام بنایا گیا جو بعض ماہرین کے مطابق آج بھی کام کر سکتا ہے۔ اس نہر کے تصور اور اس کی انجینیئرنگ کے پیچھے تاریخ کا ایک بڑا نام 'ملک عنبر' ہے۔ نہر کے بارے میں جاننے سے پہلے آیئے ملک عنبر کے بارے میں مختصراً جانتے ہیں۔

غلامی سے سفر کا آغاز

ملک عنبر اصل میں کون تھے جنھوں نے نہر عنبری کا عظیم تاریخی ورثہ دیا؟ بی بی سی نے انکارنیشنز کے نام سے ایک سیریز کی ہے اور مورخ سنیل کھلنانی نے ملک عنبر کے بارے میں تفصیل دی ہے۔ ملک عنبر سولہویں صدی کے وسط میں ایبسینیا (جواب ایتھوپیا ہے) میں پیدا ہوئے۔ ان کا بچپن کا نام چاپو تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ ان کے والدین نے انھیں بچپن میں غلام کے طور پر بیچ دیا تھا۔ بعد میں ملک عنبر کو کئی بار غلام کے طور پر خریدا اور فروخت کیا گیا اور آخر کار وہ ہندوستان آ گئے۔ انھیں خطۂ عرب سے ایک بحری جہاز کے ذریعے ہندوستان کے علاقے کونکن لایا گیا تھا۔ ملک عنبر نظام شاہی کے سردار چنگیز خان کے غلام کے طور پر ہندوستان آئے۔ ان کی ذہانت کی وجہ سے چنگیز خان نے انھیں مالی امور سونپے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ انجینیئرنگ میں بھی قابل تعریف مہارت رکھتے تھے۔ ملک عنبر آہستہ آہستہ اپنے آقا چنگیز خان سے سیاسی حکمت عملی سیکھنے لگے اور چنگیز خان ہی ان کے آخری مالک ٹھہرے۔ چنگیز خان کی وفات کے وقت ملک عنبر جوان تھے۔ ملک عنبر نہ صرف انتہائی ذہین اور پرجوش تھے بلکہ اب وہ خود مختار بھی تھے۔ آزادی کے بعد ملک عنبر نے فوج بنانے میں 20 سال گزارے۔ اس کے لیے انھوں نے بہت محنت کی۔ چنانچہ وہ 1595 تک ایک بڑی فوج کھڑی کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ان کی فوج کی بدولت ہی سلطان مرتضیٰ نظام شاہ ثانی کا سردار بنا۔ سلطان کی طرف سے لڑتے ہوئے ملک عنبر نے مغل فوج کے ساتھ زبردست جنگ کی اور مغلوں کو تھکا دیا۔ ملک عنبر کی فوج میں تقریباً 50 ہزار سپاہی تھے۔ 1610 میں ملک عنبر نے دولت آباد کے ناقابل تسخیر قلعے پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد انھوں نے گاؤں کھڑکی کو اپنا دارالحکومت بنایا اور اس کے اردگرد فوجی کیمپ بنائے۔ یہ جگہ شہزادہ اورنگزیب کے زمانے میں اورنگ آباد کہلائی اور اب یہ چھترپتی سمبھاجی نگر ہے۔

نہر کی تعمیر کا پس منظر

اورنگ آباد سے تعلق رکھنے والی تاریخ کی سکالر دلاری قریشی چھترپتی فی الحال کینیڈا میں آباد ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ ملک عنبر کو اس نہر کا خیال کیسے آیا۔ دلاری قریشی کے مطابق: ملک عنبر احمد نگر نظام شاہی کا وزیر اعظم تھا۔ اس وقت نظام شاہی مغلوں کے حملوں سے دوچار تھی۔ اسی وقت ملک عنبر نے نظام شاہی کے لیے مغلوں کے خلاف کئی لڑائیاں لڑیں۔ ملک عنبر کی فوج کو مغلوں کی طاقت کے خلاف خاصی جدوجہد کرنی پڑی۔ لیکن تقریباً ایک سال بعد ملک عنبر نے اورنگ آباد کے علاقے چکلتھانہ (موجودہ ایئرپورٹ) میں مغلوں کے خلاف اپنی پہلی بڑی فتح حاصل کی۔ ملک عنبر کا خیال تھا کہ اس فتح سے یہ پورا علاقہ ان کے لیے فائدہ مند ہو گیا ہے۔ چنانچہ انھوں نے یہاں ایک شہر بسانے اور اسے اپنا دارالحکومت بنانے کا فیصلہ کیا۔ دلاری قریشی نے کہا: لیکن اتنے بڑے شہر میں شہریوں اور فوج کی سب سے بنیادی ضرورت پانی تھی۔ اس وقت اس شہر کے لیے پانی کا واحد بنیادی ذریعہ دریائے کھام تھا۔ لیکن ملک عنبر نے محسوس کیا کہ یہ پانی شہر کے لیے کافی نہیں ہوگا۔ ملک عنبر نے مکہ کے ایک قاضی سے انجینیئرنگ کی تعلیم حاصل کی۔ وہ ایک معمار بھی تھے۔ اس لیے انھوں نے ایران اور شام کی طرز پر یہاں پانی کا نظام بنانے کا فیصلہ کیا۔ ملک عنبر نے یہ تاریخی نہر عنبری 1618 میں نئے بنائے گئے دارالحکومت کے شہریوں کے لیے بنوائی تھی۔

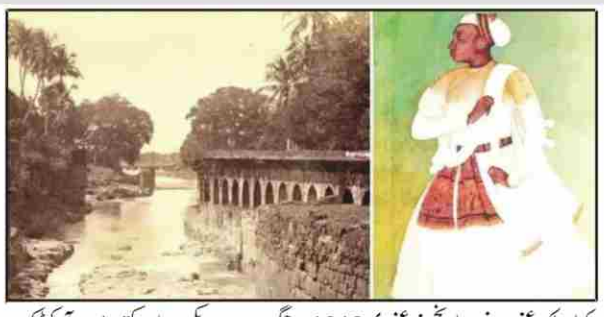

سائفن ٹیکنالوجی کے مطابق نہر کا ڈیزائن

اورنگ آباد یا چھترپتی سمبھاجی نگر کی تاریخ پر نظر رکھنے والے تاریخ داں ڈاکٹر شیخ رمضان نے اس نہر کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے۔ انھوں نے اپنی کتاب نہر عنبری: اورنگ آباد کو پانی فراہم کرنے والی 400 سالہ قنات آبی میں اس بارے میں تفصیلی معلومات دی ہیں۔ خاکوں کے ذریعے انھوں نے ان نہروں کی ساخت کو تفصیل سے پیش کیا ہے۔ 400 سال پہلے جدید ٹیکنالوجی یا دیگر سہولیات میسر نہیں تھیں۔ پھر بھی ملک عنبر نے یہ زیر زمین نہری نظام شہر کو پانی کی فراہمی کے لیے بنایا تھا۔ اس نے اس نہر کو بنانے کے لیے سائفن ٹیکنالوجی کا استعمال کیا۔ سائفن ٹیکنالوجی کا مطلب کشش ثقل ہے۔ قدرتی طور پر پائے جانے والے ارضیاتی حالات کے ذریعے کشش ثقل کا استعمال کرتے ہوئے پانی کی بڑی مقدار کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے اس طریقے کو سائفن ٹیکنالوجی کہا جاتا ہے۔ 'یہ نہر 1618 عیسوی میں بنی تھی۔ ڈاکٹر رمضان نے کہا ہے کہ اتنے سالوں کے بعد بھی اس نہر میں صاف پانی کا زندہ چشمہ موجود ہے۔ رمضان شیخ نے بتایا کہ مکمل طور پر زیر زمین بنائی گئی اس نہر کی لمبائی تقریباً ڈھائی میل ہے۔

شہر میں پانی کا مسئلہ کیسے ختم کیا گیا؟

اس نہر کے پانی کا بہاؤ نیوٹن کے قوت ثقل کے اصول پر پہاڑیوں سے نیچے کی طرف شہر تک لایا گیا۔ دلاری قریشی کے مطابق ملک عنبر نے شہر کے شمال میں واقع جوبن ہل نامی پہاڑی کا انتخاب کیا۔ یہاں پہاڑی کی ڈھلوان پر 48 فٹ لمبی اور 5 سے 10 فٹ گہری نہر کھودی گئی جس میں بارش کا پانی ذخیرہ کیا جاتا تھا۔ اس پانی کو مٹی کی پائپ لائن کے ذریعے نیچے گاؤں تک لایا جاتا تھا۔ قریشی کہتی ہیں: وہاں سے پانی کے پائپوں کا جال پورے شہر میں پھیلا ہوا تھا۔ ہوا کا دباؤ برقرار رکھنے کے لیے مختلف جگہوں پر ایئر ٹاورز لگائے گئے تھے۔ آج بھی یہ ٹاور شہر میں کئی جگہوں پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ آرکیٹیکٹ دھنشری میراجکر اس نہر کے تحفظ اور اسے بحال کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اس کی حالت جاننے کے لیے انھوں نے خود اس نہر کا سروے کیا ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے تحقیقی مقالے کے ذریعے اس نہر کی ٹیکنالوجی کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ میراجکر کے مطابق نہر کے شروع میں جمع ہونے والا پانی اس ڈھائی میل لمبی نہر سے بہتا ہوا شہر تک پہنچتا ہے۔ اس پوری نہر پر تقریباً 100 مین ہول بنائے گئے ہیں۔ اس مین ہول کو دھنشری میراجکر نے جلکو پک کا نام دیا ہے۔ کئی مقامات پر اس مین ہول کے ذریعے نہر میں اترنے کے لیے جگہ بھی فراہم کی گئی ہے۔ نہروں کے ذریعے شہر میں لائے جانے والے اس پانی کو ذخیرہ کرنے کے لیے شہر بھر میں ٹینک بنائے گئے تھے۔ یہ پانی مٹی کی پائپ لائنوں کے ذریعے شہر کی بستیوں کے کنوؤں تک پہنچائے جاتے تھے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ان سب میں کسی بھی قسم کے آلات کا استعمال نہیں ہوا۔ سب کچھ صرف کینال ڈیزائن کے ذریعے کیا گیا۔ دھنشری میراجکر کے مطابق شہر میں 691 کنویں بنائے گئے تھے اور پانی ٹینک کے بیچ میں لگے فوارے سے ٹینک میں گرتا۔ ان کنوؤں کے ذریعے 24 گھنٹے پانی فراہم کیا جاتا تھا۔ یہ اس وقت تقریباً دو لاکھ لوگوں کو روزانہ وافر پانی فراہم کرتا تھا اور اس زیر زمین نہر کو اینٹ اور چونے کے گاڑے سے بنایا گیا تھا اور اسی وجہ سے یہ اتنا مضبوط ہے۔

نہر کی تعمیر اور اس کی انجینیئرنگ

چھترپتی سمبھاجی نگر کی جغرافیائی حیثیت کو دیکھتے ہوئے یہ شہر کئی جانب سے پہاڑیوں سے گھرا ہوا تھا۔ اگرچہ بڑھتی ہوئی شہرکاری کی وجہ سے پہاڑیوں کی تعداد میں کمی آئی ہے لیکن یہ تعداد اب بھی نمایاں ہے۔ اس لیے یہ شہر اس نہر کی تعمیر کے لیے بہت موزوں تھا۔ ان پہاڑیوں کی فراہم کردہ ڈھلوان نہر کے لیے بہت اہم بن گئی۔ اس نہر کی شکل تقریباً تین فٹ چوڑی اور سات فٹ اونچی تھی۔ نہر کے اوپر گنبد نما چھت ہے۔ جو نہر کو سلٹنگ سے بچاتا ہے۔ اسی طرح ایک نہر تقریباً ڈھائی میل لمبی جو کہ کسی قسم کی سرنگ لگتی ہے۔ چونکہ یہ دریا سے متصل ہے اس لیے خاص طور پر مون سون یا دیگر اوقات میں اینٹوں کی ان تعمیرات میں کچھ جگہوں پر دانستہ طور پر دراڑیں رکھی گئی ہیں تاکہ زیر زمین پانی وہاں سے نکل سکے۔ ڈھائی میل کی اس نہر پر 100 مین ہول بنائے گئے ہیں۔ ہر مین ہول 200 فٹ کے فاصلے پر ہیں۔ نہر چونکہ زیر زمین ہے اس لیے مختلف جگہوں پر مین ہول بنائے گئے ہیں تاکہ صفائی یا مرمت کا کام کیا جا سکے۔ اوورفلو سسٹم کو انتہائی موثر انداز میں ڈیزائن کیا گیا ہے تاکہ نہر اوور فلو نہ ہو اور مون سون کے دوران نہر کی مکمل بھرائی کی وجہ سے خطرناک صورتحال پیدا نہ ہو۔ ایک خاص اونچائی پر پانی کے نکلنے کے لیے جگہ فراہم کی گئی ہے۔ اس لیے ایک خاص سطح پر پہنچنے کے بعد پانی خود بخود نہر سے نکل جاتا ہے۔ یہ نہر شہر کے ساتھ بہنے والے دریائے خم یا کھام کے متوازی تھی۔ اس لیے ممکن ہے کہ اس نہر کو کبھی پانی کی کمی کا سامنا نہ ہوا ہو۔ ساتھ ہی پہاڑی کے دامن میں ایک ٹوکری کی شکل کا حصہ تھا جہاں سے نہر نکلتی تھی، اس لیے وہاں پانی بہت زیادہ رہتا تھا۔ میراجکر کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق شہر میں اس جگہ پر پانی جمع ہو جاتا تھا جہاں گائے کا مجسمہ تھا۔ وہاں سے شہر میں بنائے گئے کنوؤں تک 12 انچ قطر کی پائپ لائن کے ذریعے پانی پہنچایا جاتا تھا۔

کیا نہر کی بحالی ممکن ہے؟

ماہرین کا خیال ہے کہ ان نہروں کی بحالی ممکن ہے۔ کئی معماروں نے اس کے لیے تفصیلی نقشے اور دیگر تیاریاں بھی کی ہیں۔ کئی تنظیموں، انجمنوں، سماجی کارکنوں نے اس کے لیے اورنگ آباد میونسپل کارپوریشن سے رابطہ کیا۔ اس کے بعد انتظامیہ کی طرف سے دلچسپی دکھائی گئی۔ اس سلسلے میں پردیپ دیشپانڈے نے بھی مرمت کے لیے کچھ ڈرائنگ تیار کیے۔ لیکن یہ منصوبہ پھر سے تعطل کا شکار ہے۔ قدیم زمانے سے لوگ اس سے ملنے والے پانی کو استعمال کرتے آئے ہیں۔ آج بھی چھترپتی سمبھاج نگر میں نہر میں پانی ہے۔ کچھ لوگ آج بھی اسے بھی استعمال کرتے ہیں۔ آرکیٹیکٹ دھنشری میراجکر بھی اس نہر کے تحفظ اور اسے بحال کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ میراجکر کے سروے کے مطابق نہر میں اب بھی تقریباً دو فٹ کی اونچائی تک پانی لے جانے کی صلاحیت موجود ہے۔ آج بھی کم از کم ایک سے دو لاکھ لوگ اس پانی سے اپنی پیاس بجھا سکتے ہیں۔ لیکن قوت ارادی کی کمی کے باعث اس تاریخی ورثے کو محفوظ نہیں کیا جا رہا ہے۔ میراجکر کا کہنا ہے کہ نہر میں پانی سال بھر دستیاب ہے اور آج بھی پینے کے قابل ہے۔ اگر نہیں تو اسے بہتر کرنے یا اسے کہیں اور استعمال کرنے کا آپشن دستیاب ہے۔

متبادل ملازمت کی تلاش: اندیشے اور مضمرات

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی
نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ

انسان جلد باز واقع ہوا ہے، اس میں استقلال کی کمی پائی جاتی ہے، وہ فیصلہ میں جلد بازی کرتا ہے یہ عجلت پسندی اسے کبھی کبھی پریشانیوں میں مبتلا کر دیتی ہے، قرآن کریم کی سورۃ اسراء آیت نمبر گیارہ میں انسان کی اس صفت کا ذکر موجود ہے، ارشاد ربانی ہے، وَكَانَ الْإِنسَانُ عَجُولًا۔ ایک دوسری آیت میں ہے کہ بے شک انسان بڑا بے صبرا اور حریص پیدا ہوا ہے، (سورۃ المعارج: 19) بے صبری اور عجلت پسندی کے بہت سارے مظاہر انسانی زندگی میں دیکھنے کو ملتے ہیں، ان میں سے ایک زیادہ روپے اور سہولیات کے حصول کے لئے متبادل ملازمت کی تلاش ہے، رزق کی ایک جگہ اللہ نے مہیا کر رکھی ہے وہ اس پر قناعت نہیں کرتا، خوب سے خوب تر کی تلاش جاری رکھتا ہے اور لگی ہوئی ملازمت کو لات مار دیتا ہے، گویا اپنا مستقبل بنانے کے لیے اس میں کوئی ایسی بُرائی نہیں ہے، لیکن جب تک متبادل نہیں مل جائے پرانی جگہ کو چھوڑنا نہیں چاہیے، لنک ڈین کے ذریعہ کیے گیے ایک سروے میں بتایا گیا ہے کہ امسال اٹھاسی (88) فی صد ملازمت سے لگے ہوئے لوگ اپنی نوکری بدلنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں، یہ اعداد و شمار گذشتہ سال کے اعداد و شمار سے چار فی صد زیادہ ہے، جب ان سے سروے میں یہ دریافت کیا گیا کہ دوسری ملازمت میں کیوں جانا چاہتے ہیں تو بیالیس (42) فی صد لوگوں نے اس کی وجہ بہتر ملازمت اور معیاری طرز زندگی کی تلاش کو قرار دیا، سینتیس (37) فیصد لوگ وہ تھے جو صرف تنخواہ میں اضافے کی غرض سے لگی ہوئی نوکری چھوڑنا چاہتے تھے، ہر دس میں آٹھ ایسے لوگ بھی تھے جن کا ماننا تھا کہ موجودہ مشغولیت کے علاوہ دوسری ملازمت میں وہ اپنا اچھا مستقبل تلاشنا چاہتے ہیں، ان کا خیال تھا کہ پیشہ بدل کر بھی اپنا مستقبل بنایا جا سکتا ہے۔ یہ معاملہ خواب و خیال کی طرح لگتا ہے، ہندوستان جیسے ملک میں جہاں بے روزگاری عام ہے، لگی ہوئی ملازمت کو چھوڑ کر دوسرا متبادل تلاش کر لینا آسان نہیں ہے، اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں میں یہ کبھی کبھی ممکن ہو جاتا ہے، لیکن اوسط تعلیم والے لوگ جن کے پاس کوئی ٹیکنیکل ہینڈ (ہنرمندی) بھی نہ ہو یہ جوکھم بھرا کام ہے، بلکہ ایک طرح چیلنج ہے، اس لیے متبادل ملازمت کی تلاش ضرور کرنی چاہیے، لیکن استعفیٰ دینے کے قبل ان امور کو بھی دھیان میں رکھنا چاہیے، جو آپ کی زندگی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کی مالی حالت کیسی ہے، اور پہلی ملازمت چھوڑنے کے بعد دوسری ملازمت کے حصول کے امکانات کس قدر ہیں، اس حصول میں پہلی ملازمت چھوڑنے کے بعد کس قدر وقفہ درکار ہوگا، استعفیٰ دینے کے قبل اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ اگر ملازمت نہیں ملی تو آپ اپنی جمع شدہ رقومات سے کتنے دنوں تک بال بچوں کے اخراجات اٹھا سکیں گے، اس لیے کہ ضروری نہیں کہ ایک جگہ سے استعفیٰ دینے کے بعد دوسری جگہ ملازمت فوراً مل جائے، استعفیٰ سے پہلے یہ بھی سوچنا چاہیے کہ آپ کے صحت بیمہ، ریٹائر ہونے کے بعد کی سہولیات پر وڈنٹ فنڈ، گریچوٹی اور ملازمت سے ملنے والی دیگر سہولیات اور مراعات پر اس کا کیا اثر پڑے گا۔ جائزہ اس بات کا بھی لینا چاہیے کہ جس وقت استعفیٰ دے رہے ہیں، اس وقت ملازمتوں کے ملنے کے مواقع کس قدر ہیں، کبھی بہت ساری آسامیاں خالی ہوتی ہیں اور ان کے پُر کرنے کی ویکینسی نکلتی ہے، جیسے حال میں بہار میں اسکول اساتذہ کی بحالی بڑے پیمانے پر ہوئی اور دوسری مشغولیت سے جُڑے بہت لوگوں نے متبادل ملازمت کو پالیا اور اب وہ اسکول ٹیچر ہیں، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ برسوں ویکینسیاں نہیں آتیں اور بے روزگاروں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے، اگر جاب مارکیٹ میں کساد بازاری ہے تو آپ کو ویکینسی کا انتظار کرنا چاہیے اور فوراً استعفیٰ نہیں دینا چاہیے۔ سرکاری ملازمتوں میں خصوصاً تدریسی شعبے میں یہ سہولت ہے کہ کیریر بنانے کے لیے فرصت مل جاتی ہے، آپ اس کا استعمال غیر ملک جانے کے لیے بھی کر سکتے ہیں اور دوسری ملازمت میں جمنے کے لیے بھی، اس لیے کہ بسا اوقات دوسری ملازمت کے چکر میں آدمی محسوس کرتا ہے کہ وہ تاڑ سے گر کر کھجور میں اٹک گیا ہے، اگر آپ فرصت لے کر گیے تھے اور دوسرے کام سے آپ مطمئن نہیں ہیں تو آپ کے لیے واپسی کا دروازہ کھلا ہوا ہے، لوٹ آئیں، لیکن پرائیوٹ ملازمت میں عموماً ایسا نہیں ہوتا، سوائے اس صورت کے کہ آپ کمپنی کی ضرورت بن گیے تھے اور آپ کے وہاں سے منتقل ہونے سے کمپنی نقصان محسوس کرتی ہے، تب تو آپ کے لیے دوبارہ کی گنجائش نکل سکتی ہے، اور کمپنی ممکن ہے آپ کی تنخواہ میں اضافہ اور سہولیات بڑھا کر آپ کو پھر سے رکھ لے، لیکن عموماً ایسا نہیں ہوتا، ایسے میں پہلی ملازمت چھوڑتے وقت اس بات کا بھی جائزہ لینا ضروری ہوگا کہ آپ کمپنی اور ادارے کی ضرورت بن چکے ہیں یا واپس آ کر آپ کو خود کے لیے ملازمت کی ضرورت ہے، ایجنسیاں کمپنیاں، کارخانے اور تنظیموں کا معاملہ الگ الگ حالات میں الگ الگ ہوتا ہے، کبھی ملازمت سے لوگ ریٹائر کر دیے جاتے ہیں اور کبھی ضرورت ہوتی ہے تو ریٹائروں کی بحالی ہو جاتی ہے، یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ جہاں کام کر رہے ہیں، وہاں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا لیا ہے یا نہیں، دوسرے الفاظ میں یہ بات بہت اہم ہے کہ آپ ادارہ کی ضرورت ہیں یا آپ کو ملازمت کے لیے ادارہ کی ضرورت ہے، یقینی طور پر الگ الگ حالات میں فیصلے بھی الگ الگ ہو سکتے ہیں، اس صورت حال کو سامنے رکھے بغیر آپ نے استعفیٰ دینے میں جلد بازی کی تو اس کا خمیازہ آپ کو بھگتنا پڑے گا، اور ہو سکتا ہے کہ اچھے مستقبل کی تلاش میں آپ کی موجودہ حالت اور حیثیت بھی باقی نہ رہے دوسری ملازمت کے لیے استعفیٰ دیتے وقت اپنی عمر، صحت وقوت کا بھی جائزہ لینا چاہیے کہ کہیں بڑھتی عمر کے سایے دوسری ملازمت کے حصول میں رکاوٹ تو نہیں بنیں گے، ہر جگہ جب ویکینسی ہوتی ہے تو اس میں عمر کی قید درج ہوتی ہے، جائزہ اس بات کا بھی لینا چاہیے کہ ملازمت کی عمر کہیں نکل تو نہیں گئی ہے، یا قویٰ اس قدر مضمحل تو نہیں ہو گیے ہیں کہ کام کرنے میں دشواری ہو سکتی ہے، اس شکل میں جہاں آپ ملازم ہیں لگے رہنا چاہیے، اس لیے کہ جہاں آپ ہیں وہاں آپ کی قدر سابقہ خدمات کی وجہ سے ہے، اس معاملہ میں استثنیٰ صرف تدریسی اور تنظیمی ذمہ داریوں کا ہے، پڑھانے میں جتنی عمر گذرتی ہے، اس سے علم میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور تدریسی تجربہ کی وجہ سے طلبہ میں مقبولیت بڑھتی رہتی ہے، اسی لیے کم از کم آزاد مدارس دینیہ میں ریٹائرمنٹ اور سبکدوشی کا کوئی قانون نہیں ہوا کرتا، بلکہ مثل مشہور ہے کہ ساٹھا تب پاٹھا، یعنی جب عمر ساٹھ کے قریب ہوتی ہے تب پڑھانے میں مزہ آتا ہے، یہی حال تنظیموں کا ہے یہاں بھی سبکدوشی کا کوئی معنی مطلب نہیں ہے، آدمی کام کرنے کے لائق نہیں رہا، تو اس شخص کا خود بخود ادارہ سے الگ ہو جانا یا ذمہ داروں کے ذریعہ الگ کر دیا جانا ایک فطری چیز ہے، لیکن اگر آدمی کام کی صلاحیت رکھتا ہے یا تھوڑی بہت صلاحیت کمزور ہو گئی ہے تو بھی اس کے تجربات سے فائدہ اٹھانا چاہیے، حضرت امیر شریعت سادس مولانا سید نظام الدین صاحبؒ سے جب کسی مسئلہ پر ہم لوگ اختلاف کرتے تو فرماتے: مولوی صاحب آپ کا علم ہم سے زیادہ ہو سکتا ہے، لیکن مولوی صاحب تجربہ ہمارے ہی پاس ہے، میں طویل مدت سے امارت کے کاموں کو دیکھ رہا ہوں اور واقعتاً وہی صحیح ہوتا، جو حضرت کی رائے ہوا کرتی تھی، اس لیے کہ ان کی رائے تجربہ پر مبنی ہوا کرتی تھی، ہمہ گیر تعلیمی مہم، ہنر منصوبہ پر امارت شرعیہ نے کام کیا، وہ امارت شرعیہ کے بینر تلے ان دونوں کاموں کے ہمیشہ مخالف تھے، بڑے اصرار کے بعد اجازت انہوں نے دی تھی، وقت نے ثابت کر دیا کہ ان کا انکار درست تھا اور ہماری دلیلیں ان منصوبوں سے جڑنے کی چاہ جتنی مضبوط رہی ہوں، غلط تھیں، یہی وجہ ہے کہ جوانوں کو موقع دینے کے مطالبہ کے باوجود ملی، تنظیموں اور مدارس میں مرنے سے پہلے انہیں ہٹایا نہیں جاتا، ان دو شعبوں کو چھوڑ کر بقیہ سب جگہ آپ کے کام کی صلاحیت دیکھی جاتی ہے، اس لیے اگر صلاحیت ہے اور بڑھتی عمر کے سایے نے آپ کی کارکردگی کو کمزور نہیں کیا ہے اور آپ اپنا کیریر کسی دوسری جگہ بنانا چاہتے ہیں تو ایسا کر سکتے ہیں، ورنہ جوکھم مت اٹھایئے، اس لیے کہ آپ بیروزگار ہو سکتے ہیں، اور مالی دشواریاں انسان کو کبھی کبھی کفر کے قریب پہونچا دیتی ہیں، عربی میں کہا جاتا ہے، کاد الفقر ان یکون کفرا۔ یہی وجہ ہے کہ جو حضرات بینک وغیرہ میں ملازمت کرتے ہیں، جہاں سود وغیرہ کا کام ہوتا ہے، مفتیان کرام متبادل ملنے تک بادل ناخواستہ اس میں لگے رہنے کی اجازت دیتے ہیں، اس لیے کہ اگر آدمی سڑک پر آ گیا تو اسے زیادہ بڑی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، اس لیے اھون البلیتین دو میں سے جو ہلکی ہے اسے قبول کیے رہنے کی اجازت دی جاتی ہے، اس تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ متبادل ملازمت کی تلاش کی جائے، لیکن بہت غور و فکر کے بعد ایسا نہ ہو کہ اچھے کی تلاش میں موجودہ ملازمت بھی جاتی رہے اور مثل مشہور ہے کہ آدھی چھوڑ ساری کو جائے۔ آدھی رہے نہ ساری پائے۔

انجری کا وقفہ، بمرا کا شاندار اوور، سوریا کمار یادو کا عمدہ کیچ: انڈیا نے شکست کے دہانے سے فتح کیسے حاصل کی؟

1992 کے ورلڈ کپ کی بارش، 99 میں گبر کا ڈراپ کیچ اور پھر کلوزنر کی ناقابلِ یقین اننگز کے بعد اینل ڈونلڈ کا رن آؤٹ، 2003 میں پھر بارش اور سنہ 2015 کے ورلڈ کپ میں گرانٹ ایلیٹ کی عمدہ اننگز۔ یہ وہ تمام ڈراؤنے خواب ہیں جو جنوبی افریقہ کی کرکٹ کی تاریخ 'کوچوکرز' کے ٹیگ سے داغ دار کیے ہوئے تھے۔ تاریخ اور اس بدنما ٹیگ کا بوجھ اٹھائے جب جنوبی افریقہ کے اوپنرز ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ فائنلز کی تاریخ کے سب سے بڑے ہدف کا تعاقب کرنے میدان میں اترے تو ہر وکٹ جنوبی افریقہ کے اسی دردناک ماضی کی یاد دلا رہی تھی۔ اور اب اس سلسلے میں برج ٹاؤن کے ڈراؤنے خواب کا اضافہ ہو گیا ہے۔ جنوبی افریقہ کو ایک موقع پر چار اوورز میں 26 رنز درکار تھے اور ان کے ہاتھ میں اب بھی چھ وکٹیں تھیں۔ دو تجربہ کار بیٹرز ہینرک کلاسن 52 اور ڈیوڈ ملر 15 رنز بنا کر موجود تھے جب انڈیا کے وکٹ کیپر رشبھ پنت نے فزیوگوراؤنڈ میں بلا کر اپنی گھٹنے کی پٹی تبدیل کروانے کا فیصلہ کیا۔ یہ لمحہ میچ کو سلو کرنے، انڈیا کو اپنا منصوبہ ترتیب دینے اور بیٹرز کا ردھم توڑنے کا باعث بنا اور ہارڈک پانڈیا نے اپنے اوور کی پہلی ہی گیند پر وکٹ حاصل کر لی۔ یہاں سے جنوبی افریقہ کی بیٹنگ کو زوال کا شکار ہونا تھا اور ماضی کی دردناک یادیں ایک ایک کر کے واپس آنے لگیں۔ اگلے ہی اوور میں بمرا نے صرف دو رنز دیے اور مارکو جینسن کو بولڈ کر کے انڈیا کی میچ میں واپسی یقینی بنائی۔ بمرا کے سپیل کی آخری گیند پر شاید مہاراج کو وہ سنگل نہیں لینا چاہیے تھا کیونکہ اس کے بعد ارشدیپ کے اوور کی پہلی دو گیندیں ڈاٹ بالز رہیں اور چوتھی گیند پر ملر کو سٹرائیک ملی جو اس اوور میں بھی کوئی باؤنڈری لگانے میں ناکام رہے۔ اس اوور میں صرف چار رنز بنے۔ یوں جب فائنل اوور شروع ہوا تو انڈیا نے آخری تین اوورز میں عمدہ بولنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے صرف 10 رنز دیے تھے۔ آخری اوور کی پہلی گیند پر ڈیوڈ ملر جن سے جنوبی افریقہ کی تمام امیدیں وابستہ تھیں نے ایک فل ٹاس کو مڈ آن باؤنڈری کے پار پہنچانے کی کوشش کی لیکن سوریا کمار یادو نے باؤنڈری لائن پر ایک عمدہ کیچ پکڑ کر انڈیا کی جیت کو یقینی بنا دیا۔ انڈیا اور جنوبی افریقہ دونوں کے لیے ہی یہ فائنل اس لیے بھی انتہائی اہم تھا کیونکہ جنوبی افریقہ آج تک کسی بھی فارمیٹ کی کرکٹ میں فائنل تک نہیں پہنچا تھا جبکہ انڈیا نے آخری بار ٹی 20 ورلڈ کپ کی ٹرافی 2007 میں اٹھائی تھی اور 17 برس کے طویل انتظار کے بعد انڈیا آخر کار ایک بار پھر یہ اعزاز اپنے نام کرنے میں کامیاب رہا۔ یہ انڈیا کے تجربہ کار کھلاڑیوں وراٹ کوہلی اور روہت شرما کا آخری ورلڈ کپ تھا اور اس فتح کے بعد دونوں ہی کے لیے اپنے کریئر کا اختتام ایک اور ٹائٹل کے ساتھ کرنے کا موقع ملا۔ روہت شرما سنہ 2007 کی ورلڈ ٹی ٹوئنٹی جیتنے والی انڈین ٹیم کا حصہ تھے جبکہ وراٹ کوہلی سنہ 2011 کے ورلڈ کپ کی فاتح ٹیم کا حصہ تھے۔

جب پاور پلے میں انڈیا کی بیٹنگ لائن لڑکھڑا گئی

باربیڈوس کے برج ٹاؤن میں انڈیا نے جنوبی افریقہ کے خلاف ٹاس جیت کر بیٹنگ کا فیصلہ تو کیا تاہم پاور پلے میں ہی انڈیا کی بیٹنگ لائن لڑکھڑا گئی لیکن اس کے باوجود اکشر پٹیل اور کوہلی کی شاندار اننگز کی بدولت انڈیا سات وکٹوں کے نقصان پر جنوبی افریقہ کو 177 رنز کا بڑا ہدف دینے میں کامیاب رہا۔ صرف یہی نہیں بلکہ ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کی تاریخ میں کسی بھی فائنل میچ میں یہ اب تک کا سب سے بڑا ہدف تھا۔ اننگز کے آغاز میں 23 رنز کے مجموعی سکور پر انڈیا کی تین وکٹیں گر گئیں۔ سب سے پہلے کپتان روہت شرما صرف 9 رن بنا کر کیچ آؤٹ ہوئے۔ ان کے بعد آنے والے رشبھ پنت نے صرف دو گیندیں کھیلیں اور بغیر کوئی رن بنائے کیچ آؤٹ ہوئے۔ انڈیا کو تیسرا ن

جمعیت علماء نیپال کے بانی مولانا محمد عبدالعزیز صدیقی نم آنکھوں کے ساتھ سپردِ خاک

نمازِ جنازہ میں نظر آیا سوگواروں کا سیلاب

نیپال: 30 جون: انوار الحق قاسمی (ترجمان جمعیت علماء روتہٹ نیپال) گزشتہ سے پیوستہ روز (27/ جون 2024ء) شام میں جمعیت علماء نیپال کے نائب صدر مولانا محمد شفیق الرحمن صاحب قاسمی کا بذریعہ ایموفون آیا کہ مولانا! کچھ خبر معلوم ہوئی ہے، تو میں نے کہا کہ: حضرت کیسی خبر؟ تو مولانا نے کہا کہ ابھی ابھی حضرت کا انتقال ہوگیا ہے، تو میں نے کہا کہ: کس حضرت کا؟ تو مولانا نے کہا کہ: جمعیت علماء نیپال کے بانی اور ہم سب کے مربی حضرت مولانا عبدالعزیز صدیقی صاحب انتقال کر گئے ہیں (اتنا مجھے سننا تھا کہ میرے دل و دماغ کی کیفیت ہی بدل گئی اور میں نے فوراً کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون) کہ حضرت کے انتقال کی خبر سوشل میڈیا پر ڈال دیں اور جب جنازہ کے وقت کی تعیین ہوجائے گی، تو پھر جنازہ کے وقت کا بھی اعلان کر دیجیے گا، ابھی سردست انتقال کی خبر ڈال دیں، پھر مولانا نے والد محترم حضرت مولانا محمد عزرائیل صاحب مظاہری سے اس سانحہ کے متعلق گفتگو کیا۔ چوں کہ میرے ساتھ معاون ڈائریکٹر نیپال اسلامک اکیڈمی تھے، تو انہوں نے کہا کہ: کیا کوئی سانحہ پیش آیا ہے؟ تو میں نے کہا کہ ہاں نیپال کا آفتاب آج غروب ہوگیا، تو معاون ڈائریکٹر نے کہا کہ: کس شخصیت کا انتقال ہوا ہے؟ تو میں نے کہا کہ: اب جمعیت علماء نیپال کے بانی حضرت مولانا عبدالعزیز صدیقی صاحب اس دنیا میں نہیں رہے: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور پھر پروین شاکر کا یہ شعر ایک سورج تھا کہ تاروں کے گھرانے سے اٹھا ٭ آنکھ حیران ہے کیا شخص زمانے سے اٹھا میرے دماغ میں گردش کرنے لگا۔ پھر میں نے پانچ منٹ کے وقفے کے بعد حضرت مولانا عبدالعزیز صدیقی صاحب کے انتقال کی خبر کی ویڈیو بنایا اور پھر اسے فیس بک اور مختلف واٹس ایپ گروپوں میں شیئر کر دیا۔ معاون ڈائریکٹر نیپال اسلامک اکیڈمی نے کہا کہ: حضرت کی شخصیت چوں کہ بڑی ہی نہیں، بل کہ بہت بڑی تھی اور حضرت کو ہندوستان اور خاص کر صوبہ بہار کے لوگوں سے انسیت تھی اور وہاں حضرت کے چاہنے والے بہت ہیں اس لیے بہتر ہوگا کہ

حضرت کے انتقال کی خبر ہندوستان کے اُردو اخبارات میں بھی شائع کر دیے جائیں، تو میں نے کہا کہ ایسا کیجئے کہ خبر آپ ہی لکھ دیجئے! چناں چہ انھوں نے خبر لکھ کر دیا اور میں نے اسے ہندوستان کے تین اخبارات: (1) سہارا ایکسپریس پٹنہ (2) روزنامہ الحباب دہلی (3) نیوز لائن کولکاتا، میں شائع کروا دیا، جس کے تراشے فیس بک اور علماء نیپال گروپ میں بھی ڈال دیئے گئے تھے۔ کل ہوکر یعنی جمعہ (28/ جون 2024ء مطابق: 21/ ذی الحجہ 1445ھ) کو بعد نماز جمعہ، میں اور معاون ڈائریکٹر نیپال اسلامک اکیڈمی حضرت کی نمازِ جنازہ میں شرکت کے لیے راجپور گیا، تو سب سے پہلے مدرسہ محمودیہ راجپور میں قدم رکھا، تو گیٹ کی دائیں طرف دیکھا کہ حضرت مولانا عبدالعزیز صدیقی صاحب اب بستر کی بجائے کھاٹ پر آرام فرما رہے ہیں۔ وہاں حضرت کے محبین کا ایک بڑا ازدحام تھا اور لوگ یکے بعد دیگرے حضرت کے پر رونق چہرے کا دیدار کر رہے تھے، تو ہم لوگوں نے بھی حضرت کا دیدار کیا اور اس وقت شکیل اعظمی کا یہ شعر تمہاری موت نے مارا ہے جیتے جی ہم کو ٭ ہماری جان بھی گویا تمہاری جان میں تھی میرے دماغ میں گھومنے لگا۔ جب جنازہ گاہ کی طرف حضرت کو لے جایا گیا، تو دیکھا کہ لوگوں کا ایک بڑا مجمع ہے۔ میں تو آگے ہی تھا، اس لیے میں پیچھے کی طرف رخ کر کے حاضرین کی تعداد کا اندازہ لگانا چاہا؛ مگر لوگ اتنے کثیر تعداد میں تھے کہ بہت پیچھے تک لوگ صف میں کھڑے تھے، جس کی بناء آخری صف نظر نہیں آ رہی تھی اور میں حاضرین کی صحیح تعداد کا اندازہ نہیں لگا سکا۔ حاضرین کی تعداد کے سلسلے میں لوگوں کے مختلف اقوال ہیں: (1) ایک لاکھ بائیس ہزار (2) ایک لاکھ پانچ ہزار (3) اسی ہزار (55) ہزار (4) چالیس ہزار۔ خیر لوگوں نے بس اپنا اپنا اندازہ لگایا، مگر صحیح تعداد کا علم تو بس اللہ ہی کو ہوگا، البتہ لوگوں کا کہنا ہے کہ اتنا ضرور ہے کہ ملک نیپال کے ضلع روتہٹ میں آج تک کسی شخصیت کی نمازِ جنازہ میں لوگوں کی اس قدر تعداد ہم نے نہیں دیکھا ہے۔ حضرت ماسٹر سراج صاحب، جو اشرف العلوم کنھواں کے استاذ ہیں، ان کا کہنا ہے کہ اشرف العلوم کنھواں کے صد سالہ اجلاس میں بھی لوگوں کی اس قدر بڑی تعداد نہیں تھی، جو آج میں حضرت مولانا عبدالعزیز صدیقی صاحب بانی جمعیت علماء نیپال کی نمازِ جنازہ میں دیکھ رہا ہوں۔ حاضرین کی صورت سے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ گویا وہ یہ شعر کہانی ختم ہوئی اور ایسی ختم ہوئیکہ لوگ رونے لگے تالیاں بجاتے ہوئے گنگنا رہے ہوں۔ نمازِ جنازہ سے قبل کئی ایک اہم شخصیات نے حضرت علیہ الرحمہ کی عظیم شخصیت پر اپنے تاثرات پیش کیے، جن میں چند نام یہ ہیں: مولانا مفتی محمد خالد صدیقی صاحب صدر جمعیت علماء نیپال و اعزازی سانسد نیپال، مولانا انوار الحق قاسمی سابق صدر جمعیت علماء بہار، مولانا محمد عزرائیل صاحب مظاہری مرکزی رکن جمعیت علماء نیپال، مولانا عبد السلام صاحب صدر مدرس مدرسہ آزاد ڈھاکہ، مفتی ذکاء اللہ مظاہری شیخ الحدیث مدرسہ دارالنبات خدیجۃ الکبریٰ راجپور۔ جنازہ کی نماز حضرت علیہ الرحمہ کے صاحب زادے قاری محمد شہاب الدین عرفانی نے پڑھایا اور پھر ہزاروں نم آنکھوں کے ساتھ حضرت کو راجپور قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ اور حضرت علیہ الرحمہ کے سپرد خاک کے مناظر دیکھتے وقت مجھے انور مسعود کا یہ شعر خاک میں ڈھونڈتے ہیں سونا لوگ ٭ ہم نے سونا سپردِ خاک کیا یاد آ گیا۔ اللہ حضرت کو کروٹ کروٹ راحت نصیب فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

سلام بن رزاق نے کردار نہیں رویے خلق کیے ہیں: سرفراز آرزو

ممبئی: 30 جون: ہندوستانی پر چار سبھا اور جن وادی لیکھک سنگھ کے زیر اہتمام اردو کے مایہ ناز افسانہ نگار سلام بن رزاق کی یاد میں ایک تعزیتی اجلاس بہ عنوان ''سلام بن رزاق کی یاد میں'' بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ منعقد کیا گیا محترمہ ریتا کمار نے ابتدائی کلمات پیش کیے جس میں موصوفہ نے سلام بن رزاق کا تعارف پیش کرتے ہوئے ان کی ادبی اہمیت کو اردو اور ہندی میں یکساں طور پر مسلم قرار دیا جلسے میں اپنا صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے سرفراز آرزو نے کہا کہ سلام بن رزاق نے سمندر کی گہرائی کا انداز ایک پیر سے لگایا ہے اگر وہ دونوں پیر ڈالتے تو شاید ڈوب جاتے نیز سلام نے اپنے افسانوں میں کردار نہیں رویے خلق کیے ہیں اس موقع پر معروف مراٹھی ادیب کا مریڈ سبودھ مورے نے اردو افسانہ اور سلام بن رزاق سے اپنے دیرینہ روابط پر گفتگو کی اسی طرح محمد اسلم پرویز نے سلام بن رزاق کا مشہور افسانہ'' زندگی افسانہ نہیں'' پر اپنا تجزیہ پیش کیا وقار قادری نے اپنے ذاتی تعلقات کی بنیاد پر سلام صاحب کی زندگی پر روشنی ڈالی ساتھ ہی سلام بن رزاق پر لکھے گئے اپنے خاکے سے چند اقتباس پڑھے اقبال نیازی نے سلام بن رزاق کی شخصیت کو مختلف واقعات کے ذریعے واکیا رحمان عباس نے پر لطف واقعات سے سلام بن رزاق کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا منظوم اظہار خیال کے طور پر عبدالغنی خان نے سلام بن رزاق پر ایک تعزیتی نظم پڑھی مقصود اظہر نے بھی اپنے اظہار خیال میں سلام بن رزاق کی ادبی زندگی کے اہم گوشوں کو مرکزِ نگاہ رکھا نوجوان فکشن نگاروں کی نمائندگی کرتے ہوئے شاداب رشید نے سلام بن رزاق کے مشہور افسانے ''گیت'' کا پلاٹ سامعین کے روبرو پیش کیا اور اس پر معروضی انداز میں تبصرہ کیا وسیم عقیل شاہ نے سلام بن رزاق پر لکھے اپنے تخصی مضمون سے چند اقتباس سنائے نظامت کے فرائض مختار خان نے بہ حسن و خوبی انجام دیے اور رسم شکریہ شیرین دلوی نے ادا کی جلسے میں شہر و مضافات سے قاسم ندیم، اشتیاق سعید، فرحان حنیف وارثی، ڈاکٹر فاروق رحمان، ڈاکٹر سراج بلساری، شجاع الدین شاہد، اسلم ساحر، سکندر قریشی، مستحسن عزم، جے آر یادو، مصدر ملا، مصطفیٰ کمال، راجیو جوشی، گنگا شرن جی، سریش کیدارے، فاروق راوت، ممبئی یونیورسٹی کے طلبہ، محمد معشوق خان، خان شبانہ، خان شازیہ، انصاری صادقہ، اسی طرح سلام بن رزاق کی بہو، نواسا اور پوتے کے ساتھ ساتھ ہندی مراٹھی زبان کے ادیبوں شاعروں نے کثیر تعداد میں شرکت کی پروگرام کو کامیاب بنانے میں شیریں دلوی، وقار قادری اور مختار خان نے خاص طور پر محنت کی۔

ادبی فورم، ریاض کے زیرِ اہتمام حج سے واپسی پر حسان عارفی کی تہنیت میں ادبی نشست

ریاض 30 - جون (ای میل) سعودی عرب، ریاض کی معروف تنظیم انڈین فرینڈس سرکل (آئی ایف سی) کے ادبی فورم کے زیر اہتمام 28 جون کی رات 9 بجے معروف شاعر و ناظمِ مشاعرہ حسان عارفی کی حج سے واپسی پر علامہ اقبال کے مصرعے طرح ''ترے علم و محبت کی نہیں ہے انتہا کوئی'' پر ایک شاندار محفل کا صادق صاحب کے دولت خانے پر انعقاد عمل میں آیا جس کی صدارت ادبی فورم کے سابقہ صدر اور معروف افسانہ نگار و شاعر ابونبیل مسیح دکنی نے کی؛ جبکہ نظامت کے فرائض ضیاء عرشی نے انجام دیئے۔ بحیثیت مہمانانِ اعزازی رضوان الحق رضوان اور حسان عارفی نے شرکت کی۔ محفل کا آغاز ادبی فورم کی روایت کے مطابق تلاوتِ کلام پاک سے ہوا جس کی ذمہ داری سعید اختر اعظمی نے اپنی خوبصورت لحن سے کی۔ جمیل احمد نے اپنی مترنم آواز میں مناجات پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ادبی فورم کی روایت کے مطابق پہلے نثری نشست میں سراج اکرم، وسیم قریشی، طاہر بلال اور ابونبیل نے اپنی تخلیقات سنائیں اور پھر صادق صاحب کے پر تکلف عشائیہ کے بعد باضابطہ شعری نشست کا آغاز ہوا۔ ضیاء عرشی کی خوبصورت نظامت نے مشاعرہ کو کافی دلچسپ بنا دیا تھا۔ صدرِ محفل ابو نبیل نے شعراء کے کلام کی خوب تعریف کی۔ اخیر میں صدرِ محفل نے صدارتی کلمات کے بعد اپنا کلام سنا کر سامعین سے خوب داد وصولی۔ واضح رہے کہ اس مشاعرے میں صرف ادبی فورم ریاض کے شعراء ہی شریک رہے۔ مشاعرہ مختلف مراحل طے کرتا ہوا تقریباً رات 00:12 بجے سعودی وقت کے مطابق صدر ادبی فورم طاہر بلال کے کلمات تشکر کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ مشاعرے میں منعقد شعری محفل میں جن شعراء حضرات نے کلام پیش کر کے داد و تحسین حاصل کی ان میں صدر ادبی فورم طاہر بلال، اکرم علی اکرمؔ، حسان عارفی، ضیا عرشی، جمیل احمد آکولوی، سعید اختر آعظمی، رضوان الحق رضوان، صدرِ محفل ابونبیل، شامل تھے۔ مشاعرے میں پڑھے گئے افسانوں کے عناوین اور منتخب اشعار نذر قارئین ہیں۔

افسانے:

حوصلہ از سراج اکرم

مٹی از وسیم قریشی

ساتھی ساتھ نبھانا از طاہر بلال

عورت ہی عورت کو جانتی ہے از ابونبیل

منتخب اشعار

اکرم علی اکرم

زمانے کی سبک گامی تعجب خیز ہے اکرمؔ
مجھے بدنام پل بھر میں کیا ہے جابجا کوئی

جمیل احمد آکولوی

میرے سینے میں رہے قیمت و عظمت تیری
بندگی کا مجھے پابند ائے مولا کردے

حسان عارفی

بڑھی ہے تشنہ کامی اور قدم بھی لڑکھڑاتے ہیں
اسی رستے میں شاید ہے کہیں پر میکدہ کوئی

طاہر بلال

اِسی امید پر ہر دم قلم کو گھستا رہتا ہوں۔
مرے نوکِ قلم سے بھی نکل آئے صدا کوئی۔

سعید اختر اعظمی

خوشی تنہا کہاں لازم ہے غم کا سلسلہ کوئی
یہ سانسوں کا سفر دشوار کُن ہے مرحلہ کوئی

رضوان الحق رضوان

ابھی رضوان سن لیجیے کوئی آواز دیتا ہے
جو کل سننا بھی چاہو گے نہ آئے گی صدا کوئی

ضیاء عرشی علیگ

بھٹکتا در بدر پھرتا چلا ہے قافلہ کوئی
نہ رہبر کا تعین ہے نہ منزل کا پتا کوئی

ابو نبیل مسیح دکنی

شب فرقت ذرا دیکھو مسیح آوارگی اس کی
دیار ناز پر دیتا ہے رک رک کر صدا کوئی

ڈاکٹر ناصر الدین انصار کو مثالی بلاک ایجوکیشن آفیسر سند و ایوارڈ سے نوازا گیا

اکولہ: 30 جون (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) اکولہ ضلع پریشد کے زیر اہتمام مرتضیٰ پور پنچایت سمیتی کے بلاک ایجوکیشن آفیسر ڈاکٹر ناصر الدین انصار کو تعلیمی سیشن 2024-2023 میں بہترین کارکردگی پر محکمہ تعلیم ضلع پریشد اکولہ کی جانب مثالی بلاک ایجوکیشن آفیسر کے ایوارڈ و سند سے نوازا ہے۔ اکولہ ضلع پریشد کے ایجوکیشن چیئرمین کے وسیع و عریض ہال میں انعقاد پذیر عظیم الشان تقریب کی صدارت ضلع پریشد کے شکشن سبھاپتی محترمہ مایا تائی نائک میڈم نے فرمائی جبکہ ایجوکیشن آفیسر پرائمری رتن سنگھ پوار، ایجوکیشن آفیسر سیکنڈری ڈاکٹر سچیتا پاٹیکر، ایجوکیشن آفیسر (یوجنا)، ایجوکیشن کمیٹی کے ممبر رامبھاؤ گاونکر، سفورتی تائی گاونڈے، محترمہ ڈانڈے، محترمہ سوشانت بڑڈے، پرمود پھالکے، تعلیمی ایڈمنسٹریشن آفیسر بنورے، جانورکر، بلاک ایجوکیشن آفیسر راؤت سر، سوریاونشی سر، بلاک ایجوکیشن آفیسر دوٹن ڈے سر، مہرے میڈم، رامٹیکے میڈم، سماجی خدمت گار سنجے نائک، کاورے بابو اور ضلع کے سبھی ایجوکیشن ایکسٹینشن آفیسرس، افسران اور ملازمین، نے خصوصی شرکت فرمائی۔ ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر راٹھوڑ سر نے پروگرام کی نظامت کی۔ محترم شیام راؤت (بلاک ایجوکیشن آفیسر اکولہ) نے ڈاکٹر ناصر الدین انصار کی زندگی اور شخصیت کے بارے میں تفصیلات حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ اخیر میں اعزازی شخصیت محترم ڈاکٹر ناصر الدین انصار نے اپنے اس اعزاز کے لئے شکریہ ادا کر کے اپنے تاثرات بیان کئے۔ اس موقع پر حاضرین نے ڈاکٹر ناصر الدین انصار کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا موصوف کے اعزاز پر تعلیمی و ادبی حلقہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور ہر طرف سے مبارکبادی کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔

شکشک سمردھی پریوار کی جانب سے محمد مسلم کبیر کو سپاسنامہ پیش

لاتور: 30 جون (نامہ نگار) حضرت سورت شاہ اُردو اسکول اوسہ ضلع لاتور میں 40 سالہ تدریسی فرائض کی انجام دہی کے بعد موظف استاذ محمد مسلم کبیر کو شکشک سمردھی پریوار کی جانب سے پریوار کے صدر شیخ اسماعیل سر، ندیم قادری سر، سیّد سر، کرپوڑے سر کے ہاتھوں سپاسنامہ پیش کر کے تہنیت پیش کی گئی۔ اس موقع پر شکشک سمردھی پریوار کے صدر شیخ اسماعیل سر نے کہا کہ موظف استاذ محمد مسلم کبیر نہ صرف تدریسی فرائض انجام دیتے رہے بلکہ بقیہ اوقات میں ادبی، صحافت، سماجی خدمات بھی بڑی جستجو اور تن من دھن سے کرتے ہیں۔ جو ہم نوجوان اساتذہ کے لئے باعث رہنما ہیں۔ اور اُن کے دوست و احباب کا دائرہ وسیع تر ہے۔ شیخ اسماعیل سر نے محمد مسلم کبیر سر کی صحت اور تندرستی کی دعا دیتے ہوئے ان سے درخواست کی کہ اب بقیہ وقت اساتذہ کی تنظیم اور صحافت کے ذریعے معاشرے اور ملت کے مسائل کو ارباب مجاز تک پہنچانے کا کام کریں۔ اس وقت جناب ندیم قادری سر، سیّد سر اور کرپوڑے سر نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

خیبر پختونخوا میں 2024 میں 273 دہشت گرد حملے ہوئے

پاکستان کے انسداد دہشت گردی محکمہ کی رپورٹ میں خلاصہ

خیبر پختونخوا۔ 30/ جون۔ ایم این این۔ انسداد دہشت گردی ڈیپارٹمنٹ (سی ٹی ڈی) نے 2024 میں خیبر پختونخواہ (کے پی) میں اب تک ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کی ایک رپورٹ جاری کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق رواں سال صوبے میں دہشت گردی کے 273 واقعات ہوئے جن میں 118 پولیس اہلکاروں کو نشانہ بنایا گیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 2024 میں اب تک 1433 آپریشن کیے گئے جن میں 322 دہشت گرد گرفتار اور 124 مارے گئے۔ مزید برآں، پشاور میں منصوبہ بند دو خودکش حملوں سمیت 55 دہشت گرد حملے ناکام بنائے گئے۔ محسن قادر، سناٹا، ٹی ٹی پی گنڈاپور گروپ، ٹیپو گل، ضرار گروپ اور دیگر گروپوں کے دہشت گرد مارے گئے۔ گزشتہ سال محکمہ انسداد دہشت گردی (سی ٹی ڈی) نے 2023 میں خیبر پختونخوا میں دہشت گردی کے واقعات پر رپورٹ جاری کی تھی جس میں 2023 میں دہشت گردی کے 563 واقعات ہوئے اور 563 واقعات میں سے 243 بار پولیس کو نشانہ بنایا گیا۔ رپورٹ کے مطابق دہشت گردی کے سب سے زیادہ 132 واقعات ڈیرہ اسماعیل خان میں رپورٹ ہوئے، خیبر میں 103 اور پشاور میں 89 دہشت گردی کے واقعات رپورٹ ہوئے۔ رپورٹ میں مزید انکشاف کیا گیا ہے کہ 86 بار شمالی وزیرستان اور 50 بار جنوبی وزیرستان پر دہشت گردوں نے حملہ کیا۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ 837 دہشت گردوں کو حراست میں لیا گیا۔

پشتون رہنمائے پاکستانی ویزا قوانین کے تحت

انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو بے نقاب کیا

خیبر (پاکستان)۔ 30/ جون۔ ایم این این۔ خیبر انسٹی ٹیوٹ کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر اور یورپ میں پشتون تحفظ موومنٹ (پی ٹی ایم) کے نمائندے فضل الرحمان آفریدی نے پاکستانی حکومت کی طرف سے ویزہ کے سخت قوانین کے خلاف پشتونوں کی جانب سے جاری احتجاج پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ آفریدی، جو کہ جنیوا میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے 56 ویں باقاعدہ اجلاس میں شریک ہیں، نے زور دے کر کہا ہے کہ یہ ضابطے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور پشتون عوام کی سماجی، معاشی اور مالی بہبود کو شدید متاثر کرتے ہیں۔ پچھلے 8 ماہ سے پشتون حکومت پاکستان کے سخت ویزا ضوابط کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں جو کہ بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ آفریدی نے کہا کہ آس پاس کے علاقوں، سرحدی علاقوں میں اور خاص طور پر متنازعہ ڈیورنڈ لائن کے ساتھ رہنے والے لوگوں کے دونوں طرف خاندان، کاروبار اور سماجی روابط ہیں۔ پشتون کارکن نے کہا کہ ایسے لوگوں پر پابندی لگانے سے پشتون عوام معاشی، سماجی اور مالی طور پر بہت بری طرح متاثر ہوں گے۔ آفریدی نے پرامن احتجاج پر پاکستانی حکومت اور فوج کے پرتشدد ردعمل کو اجاگر کیا۔ پی ٹی ایم کے نمائندے نے کہا، پچھلے مہینے سے، پشتون احتجاج کر رہے ہیں اور چمن میں دھرنا دے رہے ہیں۔ لیکن پشتون عوام بالخصوص پی ٹی ایم کی شکایت سننے کے بجائے پاکستانی حکومت اور اس کی فوج مظاہرین اور شہریوں پر حملے کر رہی ہے۔ انہوں نے کئی بار منظم طریقے سے دھرنے پر حملہ کیا اور حال ہی میں ایک 15 سالہ لڑکے کو قتل کیا۔ پاکستانی فوج نے 200 سے زائد پشتون رہنماؤں کو جبری طور پر لاپتہ کر دیا ہے۔ 100 سے زیادہ زخمی ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا، یہ بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے اور ہمارے بنیادی حقوق کے خلاف ہے۔ گزشتہ سال پاکستانی حکومت نے فیصلہ کیا تھا کہ صرف درست پاسپورٹ اور ویزہ رکھنے والوں کو چمن بارڈر کراسنگ کی اجازت دی جائے گی۔

پاکستان میں پولیو کے مزید دو کیسز سامنے آئے

کراچی۔ 30/ جون۔ ایم این این۔ بلوچستان اور سندھ سے پولیو وائرس کے مزید 2 کیسز سامنے آئے ہیں جس کے بعد رواں ہفتے سامنے آنے والے کیسز کی مجموعی تعداد 3 ہوگئی ہے۔ جنوری کے آغاز سے لے کر اب تک آٹھ کیسز رپورٹ ہوئے ہیں، جو کہ 2023 کے چھ سے دو زیادہ ہیں۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ میں پولیو کے خاتمے کے لیے ریجنل ریفرنس لیبارٹری کے مطابق نئے کیسز بلوچستان کے قلعہ عبداللہ اور سندھ کے کیماڑی اضلاع سے رپورٹ ہوئے ہیں۔ رواں سال کراچی میں پولیو وائرس کا یہ پہلا اور قلعہ عبداللہ میں تیسرا کیس رپورٹ ہوا۔ اس سال آٹھ میں سے چھ کیسز بلوچستان سے سامنے آئے ہیں۔

پاکستان کا تعلیمی نظام ہنگامی صورتحال سے دوچار

اسلام آباد۔ 30/ جون۔ ایم این این۔ پاکستان کا تعلیمی نظام بحران کی حالت میں ہے، 26 ملین بچے سکول سے باہر ہیں اور 43 ملین سکولوں میں موثر طریقے سے نہیں سیکھ رہے ہیں۔ تعلیمی بجٹ سکڑ رہا ہے، اور عوامی تعلیم میں سرمایہ کاری کی کمی کی وجہ سے تعلیم کی نجکاری ہوئی ہے، جس سے یہ صرف امیروں کے لیے قابل رسائی ہے۔ غیر تربیت یافتہ اساتذہ اور غیر معیاری تعلیمی ماحول کی وجہ سے پرائیویٹ سکولوں کا معیار اکثر ناقص ہوتا ہے۔ تعلیمی نظام میں بدعنوانی اور بدانتظامی عروج پر ہے، فنڈز کو کرونی سرمایہ داری اور سیاسی سرپرستی کے ذریعے منتقل کیا جاتا ہے۔ علاقائی تفاوت نمایاں ہیں، بلوچستان میں سب سے زیادہ سکول نہ جانے کی شرح 65٪ ہے۔ تعلیم کی کمی کے بہت دور رس نتائج ہیں، جن میں روزگار کے محدود مواقع، غربت میں اضافہ، اور سماجی عدم توازن شامل ہیں۔ تعلیم میں رسائی، استطاعت، انفراسٹرکچر، اور صنفی اور علاقائی تفاوت کو دور کرنے کے لیے فوری اور جامع اصلاحات کی ضرورت ہے۔

بلوچ حقوق تنظیم نے جنیوا میں پاکستان کی خلاف ورزیوں کے خلاف حمایت کی کوششیں تیز کی

جنیوا۔ 30/ جون۔ ایم این این۔ بلوچ نیشنل موومنٹ (بی این ایم) کے رہنما اور کارکن جنیوا میں سفارت کاروں، بین الاقوامی تنظیموں اور ماہرین تعلیم سے ملاقاتیں کر رہے ہیں تاکہ بین الاقوامی سطح پر حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف بلوچ کاز کی وکالت کو تیز کیا جا سکے۔ پاکستان کی طرف سے نیاز بلوچ، بی این ایمخارجہ کمیٹی کے ڈپٹی کوآرڈینیٹر اور بی این ایم کی سنٹرل کمیٹی کے ممبر نے X پر پوسٹ کیا کہگزشتہ دو دنوں کے دوران، ہم نے سفارت کاروں، بین الاقوامی اداروں اور ماہرین تعلیم سے ملاقاتیں کیں۔ ہم نے بلوچ قوم کو اس وقت درپیش چیلنجوں پر تبادلہ خیال کیا اور ہماری قومی تحریک کے لیے حمایت کی درخواست کی گئی تھی۔ جبری گمشدگی بہت سے بلوچوں کے لیے زندگی کا ایک لازمی حصہ بن چکی ہے، ناقابل یقین ہولناکیوں سے بھری ہوئی ہے جسے ہم روزانہ سہتے ہیں۔ پچھلے پندرہ سالوں میں یہ تجربہ محض وقت گزرنے کا نہیں بلکہ اذیت، پریشانی اور ناانصافی کے لمحات کا ایک مسلسل سلسلہ رہا ہے۔

بلوچ طلبا تنظیم نے بلوچستان کی ادبی تنظیم کے بجٹ میں بھاری کٹوتیوں پر حکومت کی شدید مذمت کی

کوئٹہ۔ 30/ جون۔ ایم این این۔ بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن (BSO) کے طلباء اور اراکین نے پاکستانی انتظامیہ کی طرف سے بلوچی زبان اور ادب کے فروغ کے لیے سرگرم بلوچستان کی ادبی تنظیموں کے بجٹ میں بڑے پیمانے پر کٹوتی پر افسوس کا اظہار کیا۔ دی بلوچستان پوسٹ کی خبر کے مطابق، طلبہ تنظیم کی جانب سے یہ بیان کوئٹہ پریس کلب میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں سامنے آیا، جس کے دوران انہوں نے بجٹ میں اس طرح کی تمام کٹوتیوں کو منسوخ کرنے کا بھی مطالبہ کیا، اور اگر ان کے مطالبات نہ مانے گئے تو سخت اور بڑے احتجاج کی نشاندہی کی۔ بی ایس او کے اراکین نے کانفرنس میں دیے گئے اپنے بیانات میں حال ہی میں پیش کیے گئے مالیاتی بجٹ 2024-25 میں اٹھائے گئے اس اقدام پر مقامی انتظامیہ کی مذمت کی۔ مزید یہ کہ صوبے کی کئی تعلیمی تنظیمیں جیسے بلوچستان اکیڈمی کیچ، بلوچی اکیڈمی کوئٹہ اور عزت اکیڈمی پنجگور ان بجٹ کٹوتیوں سے شدید متاثر ہوئی ہیں۔ بی ایس او کے سیکریٹری جنرل صمد بلوچ، بی ایس او کے انفارمیشن سیکریٹری شکور بلوچ اور دیگر رہنماؤں نے اس بات پر زور دیا کہ ثقافتی شناخت کے منفرد تشخص کے تحفظ کے لیے مادری زبانوں کی بقا اور فروغ بہت ضروری ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ مناسب طریقے سے سیکھنے کے لیے اپنی مادری زبان میں تعلیم بہت ضروری ہے، اور جاپان، آسٹریلیا اور انگلینڈ جیسے سرکردہ ممالک اپنے بچوں کو اپنی مادری زبانوں میں تعلیم دیتے ہیں۔ طلباء رہنماؤں نے کہا، ظالموں نے ان لوگوں کی ثقافتوں اور زبانوں کو کمزور کرنے کی کوشش کی ہے جن پر وہ غلبہ رکھتے ہیں۔ بی ایس او کے رہنماؤں نے یہ بھی کہا کہ پاکستانی انتظامیہ بلوچی ادب اور بلوچ قوم کو دبانے کے لیے ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہے، جس سے بلوچستان کے بچوں کو ان کی مادری زبان میں تعلیم حاصل کرنے کے حق سے محروم کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں، بی ایس او نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ مقامی انتظامیہ نے بلوچی اور براہوی ادب کے سکولوں کے بجٹ میں 70 سے 90 فیصد تک کمی کر دی ہے، جبکہ دیگر کے بجٹ کو مکمل طور پر ختم کر دیا ہے۔ بلوچی اکیڈمی کا بجٹ 50 ملین روپے سے کم کر کے 10 ملین کر دیا گیا، اور تربت میں بلوچستان اکیڈمی کے بجٹ میں 90 فیصد سے زیادہ کمی دیکھی گئی۔

اوشا اتھپ نے سنجے لیلا بھنسالی کے ہیرامنڈی: دی ڈائمنڈ بازار' کا گانا تلسمی بہن 'اپنے انداز میں گایا!

ممبئی، 30 جون (ایم ملک) Netflix پر سنجے لیلا بھنسالی کی ہیرامنڈی: دی ڈائمنڈ بازار کو لے کر ملک اور دنیا بھر کے ناظرین میں اب بھی جوش ہے۔ 8 قسطوں پر مشتمل یہ سیریز ناظرین میں کافی مقبول ہے اور اس کے گانوں کو کافی پسند کیا جا رہا ہے۔ ہدایتکار سنجے لیلا بھنسالی کے کمپوز کردہ بھنسالی میوزک کا گانا تلسمی بھین کو ریلیز کے بعد کافی سراہا گیا ہے۔ اس لیے اب میکرز نے شو کی خوبصورت تصاویر کے ساتھ گانے کا ایک نیا ڈانس مکس جاری کیا ہے۔ اوشا اتھپ کے گانے تلمی باہین کے اپنے ورژن سے جوش مزید بڑھ گیا ہے جو واقعی جادوئی ہے۔ تلسمی بہن نے واقعی لوگوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی ہے، اس کے ساتھ ہی لوگوں کی ریل بنانے کی وجہ سے یہ سوشل میڈیا پر ٹرینڈ بن گیا ہے۔ اپنی خوبصورتی اور باریک بینی کے لیے جانا جاتا ہے، بھنسالی نے ''تلمی بہین'' کے ساتھ کچھ خاص بنایا ہے۔ توانائی اور تال سے بھرا یہ خوبصورت گانا موسیقی کی کہانی سنانے میں ایک نیا معیار قائم کرتا ہے۔ سنجے لیلا بھنسالی کی ہدایت کاری میں ''ہیرامنڈی: دی ڈائمنڈ بازار'' آٹھ حصوں کی سیریز ہے جو 1 مئی سے 190 ممالک میں Netflix پر پریمیئر ہو رہی ہے۔

پاکستان کی ٹیکسٹائل انڈسٹری بحران کا شکار

کراچی۔ 30/ جون۔ ایم این این۔ پاکستان کی ٹیکسٹائل انڈسٹری، جو ملکی معیشت اور روزگار کے لیے ایک اہم شعبہ

ضلع پریشد میں آج یوم زراعت کا اہتمام

ناندیڑ:30/جون (ورق تازہ نیوز) سابق وزیراعلیٰ آنجہانی وسنت راو چوہان کی زراعت کے میدان میں نمایاں شراکت کے اعتراف میں، یکم جولائی، ان کی یوم پیدائش، ریاست میں یوم زراعت کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس سال یکم جولائی 2024 کو ضلع پریشد کے محکمہ زراعت کے ذریعہ ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹیو آفیسر مینل کرنوال کی صدارت میں ضلع پریشد میں یوم زراعت منایا جائے گا۔ یوم زراعت کے موقع پر زراعت کے شعبے میں نمایاں کام کرنے والی خواتین کو اعزاز سے نوازا جائے گا۔ اس کے علاوہ ریاستی سطح کے ایوارڈ حاصل کرنے والے کسانوں کو درخت دے کر اعزاز سے نوازا جائے گا۔ اس پروگرام میں سائنسدانوں کی طرف سے کسانوں کو کیڑے مار ادویات کے چھڑکاؤ، گلابی بول ورم کنٹرول، نینو کھادوں کے استعمال، مربوط کیڑوں اور بیماریوں کے انتظام، فصل کی کاشت کی مختلف ٹیکنالوجیز، اور مربوط کھاد کے انتظام کے بارے میں سائنسدانوں کی رہنمائی کی جائے گی۔ اس موقع پر کیڑے مار دوا کے اسپرے کے دوران استعمال ہونے والی حفاظتی کٹ معززین کی جانب سے تقسیم کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ضلع کے زرعی شعبے میں نمایاں کام کرنے والے کسانوں کی رہنمائی بھی کی جائے گی۔ تعلقہ سطح پر پنچایت سمیتی اور محکمہ زراعت کی جانب سے مختلف سرگرمیاں عمل میں لائی جائیں گی۔ ضلع پریشد محکمہ زراعت کے ایگریکلچر ڈیولپمنٹ آفیسر وجے بٹیوار نے ایک پریس ریلیز کے ذریعہ مطلع کیا ہے کہ کسانوں کے کھیتوں میں بنیادی طور پر درخت لگانا، کنوؤں کو پانی دینا، کنوؤں کو بھرنا، بی بی ایف مشین سے بوائی کی جائے گی۔

آلودہ پانی کی سپلائی سے 130 افراد متاثر

ناندیڑ: 30/جون (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ تعلقہ کے موگاؤ ٹانڈہ کی آبادی 500 سے 600 افراد پر مشتمل ہے اور آلودہ پانی کی مسلسل فراہمی سے 130 افراد متاثر ہوئے ہیں۔ موگاؤ ٹانڈہ میں کچھ لوگ آلودہ پانی پینے سے پریشان تھے۔ ان میں سے بہت سے لوگ علاج کے لیے قریبی اسپتال پہنچے۔ چونکہ اس کی تعداد بڑھ رہی ہے اس لیے محکمہ صحت نے ٹانڈہ میں ہی علاج کی سہولت فراہم کی ہے اور اس جگہ پر میڈیکل آفیسرز کی ٹیم تعینات کردی ہے۔ کچھ لوگوں کو مانجرم کے بنیادی صحت مرکز میں داخل کرایا گیا ہے، جب کہ شدید بیمار مریضوں کو ناگاؤں کے دیہی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ مانجرم میں صحت کی ٹیم کے ذریعے مریض کا علاج کیا جا رہا ہے۔ موگاؤ ٹانڈہ کی مجموعی آبادی 500 سے 600 افراد پر مشتمل ہے۔ اس وقت بارش کے دنوں کی وجہ سے آلودہ پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ شہریوں نے بتایا ہے کہ اس گاؤں کو ٹینکروں کے ذریعے پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے شہریوں کو اس آلودہ پانی کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ اس آلودہ پانی سے اب تک 130 افراد متاثر ہوئے ہیں اور صحت کا نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے۔

محمد سراج کا فائنل کے بعد ''اللہ کا شکر'' ادا کرنا بھی ہندو دہشت گردوں کو گوارہ نہیں

حیدرآباد: 30/ جون، (ایجنسیز) ہندوستانی تیز گیند باز محمد سراج کو ان کے "اللہ کا شکر ہے'' ٹویٹ پر کافی ٹرول کیا گیا، جو کل ہندوستان کے ورلڈ کپ ٹرافی جیتنے کے بعد ایکس پر پوسٹ کیا گیا تھا۔ محمد سراج نے ٹرافی اُٹھاتے ہوئے ایکس پر ٹیم کی تصویر شیئر کی اور کیپشن میں ''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے'' لکھا۔ جیسے ہی محمد سراج کا ٹویٹ وائرل ہوا لوگوں نے انہیں اور ٹیم کو مبارکباد دی۔ تاہم کچھ گندی ذہنیت کے ہندو دہشت گردوں نے محمد سراج کو ٹرول کرنا شروع کر دیا۔ ایک ٹویٹر صارف نے اپنی گندی ذہنیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ اللہ کی نہیں ٹیم انڈیا کی جیت ہے''۔ ایسی ہی ذہنیت کے ایک اور شخص نے لکھا کہ اگر اللہ کو کرنا ہوتا تو ورلڈ کپ پاکستان جیت جاتا ہندوستان نہیں۔ واضح رہے کہ اتوار کے دن ہندوستان نے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کے فائنل میاچ میں شاندار کامیابی حاصل کرنے کے بعد زبردست جشن منایا۔ ہندوستانی ٹیم کو یہ جشن منانے کیلئے 17 سال کا انتظار کرنا پڑا۔ آخری گیند کے بعد پرجوش ہندوستانی کھلاڑی جذبات سے مغلوب ہوگئے۔

ملک بھر میں یکم جولائی سے نئے قوانین نافذ العمل ہوجائیں گے

جانئے کیا تبدیلی آئے گی؟

ناندیڑ:30/ جون، (ایجنسیز) بیر سے ملک بھر میں تین نئے فوجداری قوانین نافذ ہوں گے، جو ہندوستان کے فوجداری انصاف کے نظام میں جامع تبدیلیاں لائیں گے اور نوآبادیاتی دور کے قوانین کا خاتمہ کریں گے۔ انڈین جوڈیشل کوڈ، انڈین سول ڈیفنس کوڈ اور انڈین ایویڈینس ایکٹ بالترتیب برطانوی دور کے انڈین پینل کوڈ، کوڈ آف کریمنل پروسیجر اور انڈین ایویڈینس ایکٹ کی جگہ لے گا۔

نئے قوانین میں 'زیرو ایف آئی آر'، پولیس شکایات کی آن لائن فائلنگ، 'ایس ایم ایس' (موبائل فون پیغامات) کے ذریعے سمن بھیجنے اور تمام گھناؤ؟ نے جرائم کی لازمی ویڈیوگرافی جیسی دفعات کے ساتھ ایک جدید انصاف کا نظام قائم کیا جائے گا۔ شامل کیا جائے. انڈین پینل کوڈ میں 511 سیکشنز تھیں، لیکن انڈین جوڈیشل کوڈ میں 358 سیکشنز تھیں۔ درحقیقت، 'اوور لیپ' سیکشنز کو ایک ساتھ ملا دیا گیا ہے اور انہیں آسان بنایا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے تعزیرات ہند کی 511 دفعہ کے مقابلے میں صرف 358 دفعہ ہوں گی۔

زیرو ایف آئی آر کے تحت مقدمہ درج: 'زیرو ایف آئی آر' کے ساتھ اب کوئی بھی شخص کسی بھی پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کرا سکتا ہے، چاہے جرم اس کے دائرہ اختیار میں ہی کیوں نہ ہوا ہو۔ اس سے قانونی کارروائی شروع کرنے میں تاخیر ختم ہو جائے گی اور مقدمہ فوری درج کیا جا سکے گا۔

45 دن میں فیصلہ آجائے گا: نئے قوانین کے تحت فوجداری مقدمات کا فیصلہ ٹرائل مکمل ہونے کے 45 دن کے اندر آئے گا اور پہلی سماعت کے 60 دن کے اندر فرد جرم عائد کی جائے گی۔ زیادتی کا نشانہ بننے والی خواتین کا بیان ان کے سرپرست یا رشتہ دار کی موجودگی میں خاتون پولیس افسر ریکارڈ کرے گی اور میڈیکل رپورٹ سات دن کے اندر جمع کرانی ہوگی۔ نئے قوانین منظم جرائم اور دہشت گردی کی کارروائیوں کی تعریف کرتے ہیں، بغاوت کو غداری سے بدل دیتے ہیں اور تمام تلاشی اور قبضے کی کارروائیوں کی ویڈیوگرافی کو لازمی قرار دیتے ہیں۔

بچوں کی خرید وفروخت ایک گھناؤ؟ نا جرم ہو گا: خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم کے نئے باب کا اضافہ کر دیا گیا ہے، بچوں کی خرید و فروخت کو گھناؤ؟ نا جرم قرار دیا گیا ہے اور نابالغ سے اجتماعی زیادتی پر سزائے موت یا عمر قید کی سزا کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ شادی کا جھوٹا وعدہ، نابالغ کی عصمت ریزی، لنچنگ، چھیننے وغیرہ کے مقدمات درج ہیں لیکن موجودہ تعزیرات ہند میں ایسے واقعات سے نمٹنے کے لیے کوئی خاص دفعات نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان سے نمٹنے کے لیے انڈین جوڈیشل کوڈ میں دفعات رکھی گئی ہیں۔ یہ تینوں قوانین انصاف، شفافیت اور انصاف پر مبنی ہیں۔

رپورٹس بھی الیکٹرانک کمیونیکیشن میڈیم کے ذریعہ داخل کی جائیں گی: نئے قوانین کے تحت اب کوئی بھی شخص پولیس اسٹیشن گئے بغیر الیکٹرانک کمیونیکیشن کے ذریعہ واقعات کی رپورٹ درج کرا سکتا ہے۔ اس سے مقدمہ درج کرنا آسان اور تیز ہو جائے گا اور پولیس فوری کارروائی کر سکے گی۔ نئے قانون میں ایک دلچسپ پہلو شامل کیا گیا ہے کہ گرفتاری کی صورت میں کسی بھی شخص کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنی پسند کے کسی بھی شخص کو اپنی صورتحال سے آگاہ کر سکتا ہے۔ اس سے گرفتار شخص کو فوری مدد مل سکے گی۔ مزید یہ کہ گرفتاری کی تفصیلات پولیس اسٹیشنوں اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز میں نمایاں طور پر آویزاں کی جائیں گی تاکہ گرفتار شخص کے افراد خاندان اور دوست اہم معلومات تک آسانی سے رسائی حاصل کر سکیں۔

دو ماہ میں مکمل تحقیقات کی جائیں گی: نئے قوانین میں خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم کی تحقیقات کو ترجیح دی گئی ہے تاکہ مقدمات کے اندراج کے دو ماہ میں تفتیش مکمل کی جائے۔ نئے قوانین کے تحت متاثرین کو 90 دنوں کے اندر اپنے کیس کی پیش رفت کے بارے میں باقاعدہ اپ ڈیٹ حاصل کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ نئے قوانین کے تحت خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم کے متاثرین کو تمام ہسپتالوں میں مفت ابتدائی طبی امداد یا علاج فراہم کیا جائے گا۔ یہ شق اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ متاثرہ شخص کو فوری طور پر ضروری طبی دیکھ بھال حاصل ہو۔ ملزم اور متاثرہ دونوں کو اب 14 دنوں کے اندر ایف آئی آر، پولیس رپورٹ، چارج شیٹ، بیان، اعترافی بیان اور دیگر دستاویزات حاصل کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ بروقت انصاف کی فراہمی کیلئے عدالتیں کیس کی سماعت زیادہ سے زیادہ دو بار ملتوی کر سکتی ہیں تاکہ کیس کی سماعت میں غیر ضروری تاخیر سے بچا جا سکے۔ نئے قوانین تمام ریاستی حکومتوں کے لیے گواہوں کے تحفظ اور تعاون کو یقینی بنانے اور قانونی عمل کی ساکھ اور تاثیر کو بڑھانے کے لیے گواہوں کے تحفظ کی اسکیم کو نافذ کرنا لازمی بناتے ہیں۔ اب 'جنس' کی تعریف میں خواجہ سرا بھی شامل ہیں، اس طرح شمولیت اور مساوات کو فروغ ملتا ہے۔ متاثرہ کو مزید تحفظ فراہم کرنے اور عصمت دری کے کسی بھی جرم کے سلسلے میں تفتیش میں شفافیت کو فروغ دینے کے لیے پولیس آڈیو-ویڈیو میڈیم کے ذریعے متاثرہ کا بیان ریکارڈ کرے گی۔ خواتین، پندرہ سال سے کم عمر کے افراد، 60 سال سے زائد عمر کے افراد اور معذوری یا سنگین بیماری میں مبتلا افراد کو پولیس اسٹیشن آنے سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا اور وہ اپنی رہائش گاہ پر پولیس کی مدد حاصل کر سکتے ہیں۔

پی ایم مودی نے 'من کی بات' میں کوئی 'ڈھنگ کی بات' نہیں کی: کانگریس

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے تیسری بار اقتدار کی کمان سنبھالنے کے بعد اتوار کو ریڈیو پروگرام 'من کی بات' کے ذریعے 111 ویں بار قوم سے خطاب کیا۔ کانگریس لیڈر پون کھیڑا نے پی ایم مودی کے ماہانہ ریڈیو پروگرام پر سوال اٹھائے ہیں۔ کھیڑا نے کہا کہ ا?ج بھی وزیراعظم نے اپنے 'من کی بات' پروگرام میں کوئی ڈھنگ کی بات نہیں کی۔ نہ تو انہوں نے نیٹ امتحان میں دھاندلی پر کچھ کہا، نہ ہی گھوٹالے پر کچھ کہا اور نہ ہی ریلوے حادثے پر کچھ کہا۔ وزیراعظم نے اس بارے میں کچھ نہیں کہا کہ اس وقت پورا نظام کس طرح زوال کا شکار ہو رہا ہے۔ کانگریس کے ترجمان پون کھیڑا نے مودی کی 'من کی بات' پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ مودی حکومت تیسری بار بیساکھیوں پر اقتدار میں ا?ئی ہے اور امید تھی کہ وہ 'من کی بات' میں کسی نہ کسی انداز میں بات کریں گے، لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا اور یہاں بھی عوامی مسائل غائب رہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم کو ریل حادثات، ہوائی اڈے کی چھت گرنے، گھوٹالے اور معیشت کے گرنے جیسے مسائل پر بات کرنی چاہیے تھی۔ انہوں نے اس سلسلے میں کچھ نہیں کہا کہ ملک کے نوجوان اور عام شہری ان سے کیا سننا چاہتے ہیں۔ پون کھیڑا نے کہا کہ وزیراعظم نے مسائل سے توجہ ہٹانے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے نیٹ پیپر لیک پر کچھ نہیں کہا۔

راجہ سنگھ کی دھمکی کے بعد کامیڈین ڈینیل فرنانڈیز کا شو منسوخ

حیدرآباد: اب یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں رہی کہ کامیڈین اسٹانڈ اپ شوز منسوخ ہو جائیں۔ دائیں بازو کے گروپس کے احتجاج کے بعد سال 2022 میں بنگلورو میں کامیڈین منور فاروقی کا شو منسوخ کر دیا گیا تھا' مگر اب کامیڈین ڈینیل فرنانڈیز کا کامیڈین شو جو حیدرآباد میں شیڈول کے مطابق 29 جون کو 4 بجے شام مقرر تھا منسوخ کر دیا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ حلقہ گوشہ محل کے بی جے پی رکن اسمبلی ٹی راجہ سنگھ کی دھمکی کے بعد فرنانڈیز نے اپنا کامیڈین شو منسوخ کر دیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق جوبلی ہلز پولیس نے اس بات کی توثیق کی ایم ایل اے کی دھمکی کے حوالہ سے شو کو منسوخ کر دیا گیا۔ ڈینیل فرنانڈیز کا شو'' آپ مجھے جانتے ہیں کہ میں کون ہو'' 29 جون کو 4 بجے شام جوبلی ہلز کے ہرٹ کپ کافی میں منعقد شدنی تھا مگر اسے منسوخ کر دیا گیا۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ بی جے پی کے ایم ایل اے ٹی راجہ سنگھ نے قبل ازیں جین برادری کا مذاق اڑانے پر ڈینیل فرنانڈیز پر حملوں کی دھمکی دی تھی۔ بی جے پی قائد نے ساوتھ فرسٹ کے حوالہ سے کہا کہ بقرعید کے موقع پر ڈینیل نے جین برادری کا مذاق اڑایا تھا اور جین برادری کے خلاف خراب لطیفہ گوئی کی تھی۔ جین برادری کے لوگوں نے مسلمانوں کا لباس پہن کر بقرعید کے موقع پر مویشیوں (بھیڑ بکریوں) کی (قربانی کے لئے) فروخت روکنے کی کوشش کی تھی۔ انہوں نے مزید دھمکی دی کہ ''میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ہفتہ کے روز شہر کے بنجارہ ہلز میں آپ کا شو ہے نا؟۔'' آپ (کامیڈین) کے حق میں بہتر یہی رہے گا کہ آپ اپنا سو منسوخ کر دیں بصورت دیگر ہمارے کارکن وہاں پہونچ کر آپ کو شدید زدوکوب کریں گے۔ آپ کو تلنگانہ آنے سے قبل 50 بار سوچنا پڑے گا۔ شو کی منسوخی کے بعد کامیڈین ڈینیل فرنانڈیز نے ویڈیو بیان جاری کیا۔ انہوں نے انسٹاگرام کے ذریعہ کہا کہ عوامی جذبات کو مجروح کرنے والی ویڈیوز کو ہٹا دیا گیا ہے اور میں نے اس سے قبل معذرت خواہی کی پوسٹ بھی کی تھی۔ تاہم اس کے باوجود ہمیں بدستور دھمکی آمیز فون کالس' پیامات اور ای میل وصول ہو رہے ہیں۔ ہمیں تشدد کا نشانہ بنانے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ میرے سامعین' عملہ اور میری حفاظت کی ضمانت دینے کیلئے کوئی تیار نہیں ہے۔ انہوں نے جین برادری سے معافی بھی مانگ لی ہے۔

رویندر جڈیجہ کا بھی ٹی-20 کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان، کہا-'ورلڈ کپ جیتنا ایک خواب پورا ہونے جیسا'

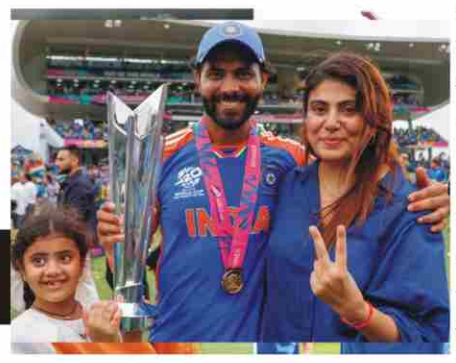

باربیڈوس:30/ جون، (ایجنسیز) ٹی-20 ورلڈ کپ جیتنے کے بعد جہاں ملک بھر میں خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے، وہیں، کچھ اہم کھلاڑیوں کے ریٹائرمنٹ کی خبریں بھی سامنے آ رہی ہیں۔ ورلڈ کپ کے خطاب پر قابض ہونے کے بعد کپتان روہت شرما اور وراٹ کوہلی نے ٹی-20 انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لینے کا اعلان کیا تھا۔ اب ہندوستانی ٹیم کے ایک اور مایہ ناز کھلاڑی رویندر جڈیجہ نے بھی ریٹائر ہونے کی اطلاع دی ہے۔ رویندر جڈیجہ نے 10 فروری 2009 کو ٹی-20 انٹرنیشنل کرکٹ میں قدم رکھا تھا۔ انہوں نے اپنا پہلا میچ سری لنکا کے خلاف کولمبو میں کھیلا تھا۔ اس میچ میں جڈیجہ نے 4 اوور میں 29 رن دے کر کوئی وکٹ نہیں لیا تھا، جبکہ 7 گیندوں پر 5 رن بنائے تھے۔ جڈیجہ نے آخری میچ ٹی-20 ورلڈ کپ 2024 کا فائنل کھیلا۔ اس مقابلے میں جڈیجہ نے محض 2 رن بنائے اور بولنگ کرتے ہوئے بھی وہ 12 رن دے کر کوئی وکٹ نہیں لے سکے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ان کا ٹی-20 انٹرنیشنل کرکٹ کا پہلا اور آخری میچ تقریباً ایک جیسا رہا۔ اپنے انٹرنیشنل کرکٹ کے کیریئر میں 6 ٹی-20 ورلڈ کپ کھیلنے کا بہترین تجربہ رکھنے کے باوجود جڈیجہ ٹی-20 ورلڈ کپ میں کوئی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکے۔ اس ٹی-20 ورلڈ کپ کی دو اننگز میں ان کے 7 رن ہیں۔ پاکستان کے خلاف میچ میں محمد عامر کے خلاف جڈیجہ پہلی ہی گیند پر آو?ٹ ہو گئے تھے۔ بولنگ کی بات کریں تو جڈیجہ اپنی گیند بازی سے کوئی جادو نہیں دکھا پائے ہیں۔ 26 ٹی-20 ورلڈ کپ میچ میں ان کے نام 22 وکٹیں ہیں۔ اس میں 6 وکٹیں اسکاٹ لینڈ اور نمیبیا کے خلاف ہیں۔ آئی پی ایل میں انہوں نے بلے اور گیند دونوں سے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا لیکن ہندوستان کے لیے ٹی-20 ورلڈ کپ میں انہوں نے بلے یا گیند سے کوئی بہتر کارکردگی نہیں دکھا سکے۔

ہم کو ایک ساتھ مل کر جدوجہد کرنا ہوگا

ملک میں اچھے اور سچے لوگوں کی کمی نہیں: مولانا سجاد نعمانی

لکھنو:30/ جون، (ایجنسیز) معروف عالم دین مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی نے اپنے بیان میں کہا کہ ملک کی موجودہ صورتحال امید افزا ہے۔ عوام نے پارلیمانی انتخابات میں مہنگائی، بے روزگاری، خواتین کی حفاظت، منی پور، کسانوں اور مزدوروں کے حقیقی مسائل پر ووٹ کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ صحیح سمت میں مل کر مزید کام کیا جائے تو نتائج برآمد ہوں گے۔ ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ تمام مظلوموں کو انصاف فراہم ملے۔ مولانا سجاد نعمانی نے بتایا کہ ملک میں پہلی بار مساجد ائمہ اور مدارس اساتذہ نے ووٹر کارڈ بنوانے اور ووٹرز کو بوتھ تک لے جانے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان لوگوں کی زمینی سطح پر مضبوط گرفت ہوتی ہے۔ اگر ہماری سول سوسائٹی ان کی طرح نکل کر کام کرے گی، تو مستقبل میں بہتر نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔ مولانا نعمانی نے کہا کہ تعجب ہوتا ہے کہ کچھ لوگ مسجد ائمہ اور مدارس اساتذہ کو سول سوسائٹی سے الگ سمجھتے ہیں، ایسا کیوں ہوتا ہے؟ حقیقت میں یہی لوگ سب سے زیادہ عوام سے منسلک ہوتے ہیں۔ مولانا سجاد نعمانی نے کہا کہ ملک کے اندر سنگھ پریوار اور بی جے پی کے بارے میں جو خوش فہمی تھی، بڑا اچھا ہوا کہ 10 سال کے تجربے کے بعد کم ہو گئی۔ انہوں نے بتایا کہ سال 2014 کے پارلیمانی انتخابات میں بھاجپا کو ہندو تو اپر ووٹ نہیں ہوا بلکہ 15 لاکھ روپے بینک اکاو?نٹ میں آئیں گے، دو کروڑ روزگار، کسانوں کی امدنی دوگنی وغیرہ وعدوں پر ووٹنگ ہوئی تھی۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اکثر سننے میں آتا ہے کہ غیر مسلم بھائیوں اور بہنوں کے اندر بہت زیادہ ہندوتوا کا زہر گھس گیا ہے جبکہ یہ حقیقت نہیں ہے۔ میرے غیر مسلم بھائیوں سے اچھے تعلقات ہیں، وہ بھی ملک میں فرقہ واریت کے خلاف ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جب ملک کے کسان بھائی اپنے حقوق کے لیے سڑکوں پر احتجاج کر رہے تھے، تب میں کسان تحریک میں شامل رہا۔ اس سے انہیں محسوس ہوا کہ ملک کے کسان تنہا نہیں ہیں۔ ہمیں سبھی کے حقوق کے لیے آواز اٹھانی پڑے گی۔ مولانا سجاد نعمانی نے کہا کہ ملک میں صرف مسلمانوں کے حقوق کا نہیں ہے بلکہ معاشرے کے تمام لوگوں کے حقوق کا معاملہ ہے، یہی قرآنی تعلیم ہے۔ اسلام صرف تقریر سے نہیں پھیلا بلکہ عمل اور سچ بولنے سے پھیلا ہے۔ اسلام کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں بتایا کہ ہمارے ملک میں ایک ویکیوم یا خلاء بنا ہوا ہے، جسے پورا کرنے کے ضرورت ہے۔ 80 کروڑ لوگوں کو مفت راشن دیا جا رہا ہے، جسے موجودہ حکومت فخر سے دیکھتی ہے جبکہ یہ سرکار کی ناکامی ہے۔ اڈانی امبانی امیر ہو رہے ہیں اور ملک کی عوام مزید غریب ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ وقت میں مسلمان کا نام لینے سے پرہیز کیا جا رہا ہے۔ راہل گاندھی ہوں یا اکھلیش یادو کوئی بھی 'مسلمان' بولنے کو تیار نہیں۔ اقلیت کیا ہوتا ہے؟ کیا یہی ملک کے مسلمانوں کی پہچان ہے؟ مسلمان کا ووٹ چاہیے لیکن اسے برابری کا درجہ دینے کو تیار نہیں ہیں۔ مولانا سجاد نعمانی نے سخت الفاظ میں کہا کہ ملک کی بربادی میں ایک طرح جہاں ''طاقتوں کا حصہ ہے وہیں، خود کو 'سیکولر' کہنے والے بھی کم گنہگار نہیں۔ انتخابات کے وقت مسلمان ایک پارٹی کو اتار کر دوسری کو لانے کا کام کرتا ہے۔ اب یہ اسٹریٹجی کامیاب نہیں ہے۔ ایک ایسی لیڈرشپ ابھرے جس کی قیادت آپ کے ہاتھ میں ہو، جس میں دلت، obc، آدیواسی، لنگایت، سکھ عیسائی وغیرہ ہوں اور سبھی کی منصفانہ شراکت داری ہو۔

بے رحم نوجوان نے اپنی ماں، بہن اور بھائی کو قتل کر کے لاشوں کو کتوں کو کے آگے ڈال دیا

قاہرہ: مصر میں بے رحم نوجوان نے اپنی ماں، بہن اور چھوٹے بھائی کو بیدری سے قتل کر کے لاشوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کتوں کے آگے ڈال دیے۔ عرب میڈیا کے مطابق اہل محلہ نے ایک گھر سے لاشوں کی بُو آنے پر پولیس کو اطلاع دی۔ پڑوسیوں نے بتایا کہ اس گھر کے افراد دو دن سے غائب ہیں۔ گھر کی تلاشی لینے پر 3 لاشوں کے ٹکڑے برآمد ہوئے جس پر پولیس نے گھر میں موجود واحد فرد ملزم محمد الشرقاوی کو حراست میں لے کر آلہ قتل بھی تحویل میں لے لیا۔ ملزم نے صبح 5 بجے تیز دھار چھری سے پہلے اپنے چھوٹے بھائی کو پہ در پہ وار کر کے قتل کیا اور پھر دوسرے کمرے میں سوئی ہوئی ماں اور بہن کو بھی موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ ظالم بیٹے نے قتل کی اس لرزہ خیز واردات کے بعد لاشوں کے ٹکڑے کیے۔ بڑے ٹکڑوں کو فریج میں رکھا اور بقیہ ٹکڑوں کو کتے کے آگے ڈال دیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم ذہنی مسائل کا شکار لگتا ہے۔ اسے ذہنی امراض کے مرکز میں رکھا جائے گا اور ماہرین سے علاج کرایا جائے گا۔ تاہم ملزم نے اصرار کیا کہ اسے کسی قسم کا نفسیاتی مسئلہ نہیں ہے لیکن ملزم کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس کا ارادہ قتل کا نہیں تھا لیکن معلوم نہیں یہ سب کیسے ہو گیا۔

ٹی-20 ورلڈ کپ کی شاندار جیت کے بعد اپنی بیوی سے لپٹ کر خوب روئے سوریہ کمار

ٹیم انڈیا کے بلے باز سوریہ کمار یادو نے بھی ویسٹ انڈیز میں ہونے والے ا?ئی سی سی ٹی-20 ورلڈ کپ کا فائنل جیتنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اگرچہ وہ فائنل میں بلے سے کوئی جادو نہیں دکھا سکے لیکن باو?نڈری پر ان کے ذریعے ڈیوڈ ملر کے کیچ نے ہندوستان کو عالمی چیمپئن ضرور بنا دیا۔ سوریہ کمار یادو نے اس میچ ونگ کیچ کو لے کر کئی باتیں کہی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ٹیم کی جیت کے بعد میں نے اپنی اہلیہ کو گلے لگایا اور بہت رویا۔ میچ کے بارے میں سوریہ کمار یادو نے کہا کہ کیچ کے وقت تین چار سیکنڈ میں ایسا کچھ نہیں تھا۔ اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ یہ کتنا ضروری تھا۔ اسی لیے میں نے وہی کیا جو ضروری تھا۔ جو بھی ہوا اچھے کے لیے ہوا اور اسی لیے ہم نے اتنی مشق کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ایسے وقت اور لمحات کے لیے ہم نے کافی وقت گزارا اور فیلڈنگ کوچ کے ساتھ پریکٹس کی۔ سوریہ کمار یادو نے کہا کہ جب ہم 2023 عالمی کپ میں کھیلے تو ہماری فیملی نیچے ا?ئی تھی۔ جب ہم بس میں بیٹھ کر گراو?نڈ پر جا رہے تھے تو محسوس ہوا کہ ہمیں جا کر بس ٹرافی اٹھانی ہے، پورا ماحول بنا ہوا تھا لیکن ہم ہار گئے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس بار ہم نے ٹورنامنٹ کے ا?غاز سے ہی زیادہ بات نہیں کی۔ ماحول کو مکمل طور پر پرسکون رکھا۔ اس بار ہمارا ہدف تھا کہ جہاں ہمارے پاو?ں ہوں گے، ہم اپنا دماغ بھی وہیں رکھیں گے۔ سوریہ کمار یادو نے کہا کہ ہم نے ایک قدم ا?گے نہیں سوچا تھا کہ ہم سیمی فائنل میں اس طرح کھیلیں گے، فائنل میں پہنچ کر کیا کریں گے۔ اس بار ہم جہاں تھے صرف اسی کے بارے میں سوچ رہے تھے۔ سوریہ کمار یادو نے کہا کہ ہم نے پچھلی بار کی گئی غلطیوں سے سبق سیکھا اور میٹنگ میں فیصلہ کیا کہ ہم ان غلطیوں کو میچ میں نہیں دہرائیں گے، اس لیے اس بار ہم نے فیصلہ کیا کہ اسکور کوئی بھی ہو، حالات جیسے بھی ہوں، ہم ایک جیسا کھیلیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہر ہندوستانی کے لئے خوشی کا لمحہ ہے۔

دہلی ایئرپورٹ حادثے میں مرنے والا ٹیکسی ڈرائیور اپنے گھر کا اکلوتا کمانے والا تھا

دہلی میں شدید بارش کی وجہ سے 28 جون کو ہوائی اڈے کے ٹرمینل-1 کی چھت گرنے سے ایک ٹیکسی ڈرائیور کی موت ہوگئی تھی۔ مرنے والے کا نام رمیش کمار تھا۔ جس کار میں وہ بیٹھا تھا اس پر عین درمیان لوہے کی ایک شہتیر گر گئی تھی، جس میں وہ دب گیا تھا۔ حادثے کے بعد اسے ہوائی اڈے کے قریب میدانتا اسپتال لے جایا گیا لیکن اس وقت تک اس کی موت ہو چکی تھی۔ اسپتال کے ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا تھا۔ 45 سالہ رمیش کمار کی موت سے اس کے اہلِ خانہ صدمے سے دوچار ہیں۔ دہلی کے روہنی کے وجے وہار کا رہنے والا رمیش کمار اپنے خاندان میں اکلوتے کمانے والا تھا۔ اس کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ غم میں ڈوبے ہوئے بیٹے رویندر کا کہنا ہے کہ ہم سوچ بھی نہیں پا رہے ہیں کہ والد کے بغیر ہمارا گزر بسر کیسے ہوگا۔ رویندر نے بتایا کہ اسے صبح 8.30 بجے فون ا?یا کہ اس کے والد بے ہوش ہو گئے ہیں اور انہیں اسپتال لے جایا گیا ہے۔ جب وہ ایئرپورٹ پہنچ کر پولیس کے پاس گیا تو وہ اسے گھر والوں کے ساتھ تھانے لے گئے اور شام 4 بجے تک انہیں وہاں رکھا۔ اس کے بعد پولیس انہیں اسپتال لے گئی لیکن یہ نہیں بتایا کہ رمیش کمار کی موت ہوگئی ہے۔ 2-3 گھنٹے انتظار کے بعد کہا گیا کہ اگلے دن ا?کر پوسٹ مارٹم کے بعد لاش لے جائیں۔ رمیش کمار کے اہل خانہ کا دکھ اس بات سے مزید بڑھ گیا ہے کہ اس کی دو بیٹوں کی شادی ہونے والی ہے اور رمیش بیٹیوں کی شادی کے لیے پیسے جمع کر رہا تھا۔ گھر والے اب پریشان ہیں کہ وہ گھر کے اخراجات کیسے پورے کریں گے۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ حادثے کی جوڈیشل انکوائری ہو اور انہیں مناسب معاوضہ ملے۔ واضح رہے کہ یہ واقعہ جمعہ کی صبح 5 بجے پیش ا?یا۔ صبح 3 بجے سے مسلسل بارش ہو رہی تھی۔ شدید بارش کی وجہ سے ٹرمینل 1 کے ڈیپارچر ایریا کے اوپر کی چھت گر گئی تھی، جس کے بعد یکے بعد دیگرے بیم گرنے لگے اور چھت کے نیچے کھڑی کئی کاریں گئیں

عبدالماجد 9545332211
عبدالرحمٰن 8999942523
BIS 916 Hallmark
زینت جیولرس
ہمارے یہاں ہال مارک اور (916) کے زیورات